یسوع کون ہے؟

یسوع، مسیحا میں ایمان کی واپسی کے لیے درخواست

بائبلی ایمان کی مزید تجدید کے لیے ایک مطالعاتی کتابچہ

منجاب

" کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے "(1 تیمتھیس 2 : 5)

شراکتی تجدید

فہرست

یسوع اور پولس سے پُرانے عہد نامے کی واحدانیت کی تصدیق------
جس کسی نے کہا مسیحا خدا تھا؟--
خدا کا بیٹا

-
ابنِ آدم، خداوند خدا کے دہنے ہاتھ-----------------------------------
یسوع نے خدا بننے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ------------------------------
یوحنا کی یہودی زبان---
ابراہام سے پہلے جلال---
یوحنا 1:1 میں نشانات---
یسوع کی " الوہیت "---
خدا کی صورت میں--
نئی تخلیق کا بانی (پیشوا)---
" زمین پر بسنے والوں کا اُس طرف آجانا جس کی ہم بات کرتے ہیں"---------
نئے عہد نامے کا عبرانی پس منظر-------------------------------------
ابنِ خدا سے خدا بیٹے تک--
انسان اور غیر واضح پیغام--
جو سکالرز قبول کرتے ہیں---

یسوع، انسان اور ثالث---

کلیسیائی اعتراف---

اپینڈکس

اختتامی نوٹس--

حوالہ جات کی فہرست---

یہ قیاس کہ یسوع، بائبل کے مطابق " خداوند خدا" نہیں ہے غالباً اُن کے لیے جو بڑے عقائد کے وسیع نظریات کو رکھنے کے عادی ہیں اِسے ثابت کرنا وحشتناک ہے۔ عموماًیہ نہیں جانا جاتا کہ زمانوں سے بائبل کے بہت سے طالبِ علم، جن میں قابلِ غور ہم عصر سکالرز کی تعداد شامل ہے، اُنہوں نے نتیجہ اخذ نہ کیا کہ کلام یسوع کو "خدا" کے طور پر بڑے حرف "جی" کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

ایسے بنیادی معاملے پر رائے کا فرق ہم سب کے لیے یسوع کی پہچان کے اہم سوال کی جانچ پڑتال کرنے کا چیلنج ہونا چاہیے۔ اگر ہماری پرستش، جیسے بائبل تقاضا کرتی ہے، " روح اور سچائی" میں ہوتی ہے (یوحنا4 : 24) ، یہ واضح ہے کہ ہم اُسے سمجھنا چاہیں گے جو بائبل ہم پر یسوع کے بارے اور اُس کے اپنے باپ کے ساتھ تعلق کے بارے عیاں کرتی ہے۔ کلامِ مقدس ہمیں خبردار کرتا ہے کہ " دوسرے یسوع" (2کرنتھیوں11:4) پر ایمان رکھنے کے پھندے میں گرنا ممکن ہے، بجائے اُس ایک کے جسے بائبل میں خدا کے بیٹے، پُرانے عہد نامے میں انبیاء سے وعدہ کیے گئے مسیحا کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔

یہ متاثر کرنے والی حقیقت ہے کہ یسوع نے اپنے لیے کبھی " خدا" کے طور پر ہونے کا حوالہ نہیں دیا۔ مساوی طور پر نئے عہد نامے کے استعمال کے لیے لفظ " خدا" یونانی میں
Ho theos غیر معمولی طور پر اکیلے باپ کا حوالہ پیش کرتا ہے، تقریباً1325 دفعہ۔
واضح فرق دیکھنے میں، یسوع کو صرف مُٹھی بھر عبارات میں، شاید دو مرتبہ سے زیادہ "خدا" نہیں کہا گیا ہے۔ کیوں نئے عہد نامے کے استعمال میں یہ پُر اثر فرق ہے، کب بہت سے ایسے سوچتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ یسوع اپنے باپ سے کم " خدا" نہیں ہے؟

یسوع اور پولس سے پُرانے عہدنامے کی واحدانیت کی تصدیق

20ویں صدی میں کلامِ مقدس کو پڑھنے والوں نے شاید آسانی سے واحدانیت، ایک خدا پر ایمان کی طاقت دادرسی نہ کی، جو کہ خدا کے بارے پورے پُرانے عہدنامے کی تعلیم کا پہلا اصول تھا۔ یہودی اپنے احساسِ جُرم کے لیے مرنے کو تیار تھے کہ سچا خدا ایک شخص تھا۔ خداتعالیٰ میں افراط کا کسی بھی خیال

کو خطرناک بُت پرستی کے طور پر رد کیا گیا تھا۔ شریعت اور نبیوں نے بار بار اصرار کیا کہ صرف ایک سچا خدا تھا، اور خدا تعالیٰ میں " تفریق" کا کوئی آمنا سامنا نہیں کر سکتا تھا جب ایک بار وہ یادگاری کے لیے نیچے دی گئی عبارات کو سرزد کر چُکا تھا(نیو امریکن سٹینڈرڈ بائبل سے حوالہ):

"سُن اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے"(استثناء6 :4)

"کیا ہم سب کا ایک ہی باپ نہیں؟ کیا ایک ہی خدا نے ہم سب کو پیدا نہیں کیا؟"

(ملاکی2: 10)۔

" مُجھ سے پہلے کوئی خدا نہ ہوا اور میرے بعد بھی کوئی نہ ہو گا(یسعیاہ43: 10)۔

"میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں(یعسیاہ45 : 22)۔" میں خدا ہوں اور مُجھ سا کوئی نہیں(یسعیاہ46 : 9) ۔

سختی سے ایک خدا کو ماننے والے بیانات کو پُرانے عہد نامے سے تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ مشاہدہ کرنے کی ایک اہم حقیقت کہ یسوع نے، مسیحیت کے بانی کے طور پر، پُرانے عہد نامے کے اصرار کی تصدیق کی اور بہم مدد پہنچائی کہ خدا ایک ہے۔ متی، مرقس اور لوقا سے اُس کی تالیف کی گئی درج شُدہ تعلیم کے مطابق، یسوع نے خدا کے بالکل یکتا ہونے پر ایمان کو اُلجھن میں ڈالنے کے لیے کچھ نہ کہا۔ جب ایک کاتب(ایک ماہر الہیات) نے مشہور الفاظ کا حوالہ دیا، " خدا ایک ہے، اور یہاں اُس جیسا کوئی اور نہیں ہے،" یسوع نے اُسے حکم دیا کیونکہ اُس نے " ذہانت سے بات" کی اور وہ " خدا کی بادشاہت سے دور نہ تھا"(مرقس12 : 29۔34) ۔

یوحنا کے حساب میں یسوع کی خدمت، یسوع نے مساوی طور پر اپنی یہودی میراث کی غیر پابندی شُدہ واحدانیت کی تصدیق اِن الفاظ میں کی جنہیں سمجھا نہیں جا سکتا۔ اُس نے خدا، اپنے باپ کی،" ایک جو خدائے واحد ہے" کے طور پر(یوحنا5 : 44) اور " خدائے برحق" (یوحنا17 : 3) کے طور پر بات کی۔ اُس کی درج کی گئی پوری گفتگو سے اُس نے صرف باپ کے لیے لفظ" خدا" کا حوالہ پیش کیا۔ اُس نے ایک مرتبہ ایسا نہیں کہا کہ وہ خدا تھا، ایک نظریہ جو دونوں نامعقول اور کفر کی صدا رکھتا ہو گا۔ یوحنا5 : 44اور17 : 3میں یسوع کی واحدانیت اور یکتائی کے فقرات ایک یکتا شخص کے طور پر خدا کے پُرانے عہد نامے کے نظریہ کی گونج ہیں۔ ہم آسانی سے یہودیت اور پولس کی پُرانے عہد نامے کی تقلید پسندی میں آسانی سے فرق کر سکتے ہیں جس نے " ایک خدا باپ" پر اپنے مسیحی ایمان کی بات کی(1 کرنتھیوں8 : 6) ، اور اُس نے " ایک خدا" کی" خدا اور انسان کے بیچ درمیانی بھی ایک ہے یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے" کے فرق کے طور پر بات کی(1 تیمتھیس2 : 5)۔ دونوں یسوع اور پولس کے لیے، خدا ایک ناآفریدہ مخلوق تھا، " ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ" (افسیوں1 : 3) ۔ یہاں تک کہ یسوع کے باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنے کے بعد، باپ ابھی تک، یسوع کے اپنے الفاظ میں، میرے خدا کے طور پر ہے(مکاشفہ3 : 12) ۔

آپ ہمارے مباحثے کا ایل۔ ایل۔ پین کے الفاظ کا حوالہ دینے سے، جو وینگار الہیاتی یسمنری میں متبرک(آسمانی) تاریخ کا ایک وقت کا پروفیسر ہے، کالبِ لباب بیان کر سکتے ہیں۔

پُرانا عہد نامہ سختی سے ایک خدا کو ماننے والا ہے۔ خدا واحد شخصی مخلوق ہے۔ یہ خیال کہ تثلیث کو یہاں پایا گیا ہے یا کسی طرح یہ ایک سایہ ہے، یہ قیاس آرائی ہے جو الہیات میں بڑے لمبے عرصے سے ڈگمگا رہی ہے، لیکن یہ بالکل بنیاد کے بغیر ہے۔ یہودی، لوگوں کے طور پر، اِس تعلیم کے ماتحت تمام مشرکانہ رُجحان کے سخت مخالف بنے اور اُس دور کے مصمم ایک خدا کو ماننے والوں کے طور پر پکے رہے۔ اِس نقطے پر یہاں پُرانے اور نئے عہد نامے کے درمیان توڑ

نہیں ہے۔ خدا کو ایک ماننے کی روایت جاری رہتی ہے۔ یسوع یہودی تھا، پُرانے عہد نامے کے کلامِ مقدس میں یہودی والدین سے تربیت یافتہ تھا۔ اُس کی تعلیم بلاشُبہ یہودیوں کے لیے نئی خوشخبری (انجیل) کی تھی، لیکن نئی الہیات نہیں تھی۔ اُس نے اعلان کیا کہ وہ " شریعت اور انبیا کو تباہ کرنے نہیں، بلکہ اُنھیں پورا کرنے کے لیے آیا ہوں، اور اُس نے اپنے ایمان کے طور پر یہودی واحدانیت کی بڑی عبارت کو قبول کیا: " سُن، اے اسرائیل، خداوند ہمارا خدا ایک خدا ہے۔ اُس کی اپنے آپ سے متعلق مشہوری پُرانے عہد نامے کی نبوت کے ساتھ تھی۔ وہ وعدہ کی ہوئی بادشاہت کا " مسیحا" تھا، یہودیوں کی اُمید کے لیے " آدمزاد "۔۔۔۔ اگر بعض اوقات اُس سے پوچھا گیا کہ " کون لوگ کہتے ہیں کہ میں خدا ابنِ بشر ہوں؟ " اُس نے مسیحا کا دعویٰ کرنے کے علاوہ کچھ جواب نہ دیا۔ (تثلیث کے انکشاف کی ایک تاریخی تنقید، 1900، صفحات 5،4)۔

واحدانیت کے بارے یہودی احساس کی طاقت کو مندرجہ ذیل اقتباسات کے ذریعے اچھی طرح بیان کیا گیا ہے:

" یہ یقین کہ خدا بہت سی شخصیات سے بنا ہے جیسے کہ تثلیث میں مسیحی ایمان خدا کے واحد ہونے کے خالص تصور سے محکمہ دارانہ ہے۔ اسرائیل زمانوں سے ہر چیز کو بجائے اِس کی کسی کمزوری کو قبول کرنے کے اِسے رد کرتا آیا ہے کہ خالص واحدانیت کا تصور غیر واضح اور مبہم ہے کو دُنیا کو دیا گیا ہے، یہودی بے مقصد پھرنے، تکلیف برداشت کرنے، مرنے کے لیے تیار ہیں " (ربی جے۔ ایچ۔ ہرٹز)

عزرہ ڈی۔ گفورڈ، سچے خدا، سچے مسیح، اور سچے روح القدس میں کہتی ہے: " یہودی خود مخلصانہ طور پر اِس الجھاو سے ناراض ہوتے ہیں کہ اُن کے اقتباسات راسخ الاعتقاد تثلیث کی تعلیم کے کسی ثبوت، یا واقفیت کی حامل ہے، اور یسوع اور یہودیوں نے کبھی اِس موضوع پر کبھی اختلاف نہیں کیا، دونوں کو برقرار رکھنے کے لیے کہ خدا صرف ایک ہے، اور یہ سب سے بڑی سچائی ہے جسے انسان پر آشکارہ کیا گیا۔ "

اگر ہم متی، مرقس، اور لوقا میں یسوع کی قلمبند کی گئی تعلیمات کی جانچ کرتے ہیں، اِسے یاد رکھتے ہوئے کہ یہ دستاویزات 60-80 عیسویٰ میں رسولی کلیسیا کی سمجھ کو پیش کرتے ہیں، ہم اِس ایماء کو نہیں پائیں گے کہ یسوع نے خود نا آفریدہ مخلوق ہونے کے طور پر یقین کیا جو ہمیشہ سے وجود رکھتا تھا۔ متی اور لوقا نے خدا از ذریعے تخلیق کے اِس خاص عمل سے یسوع کی ابتدا کی کھوج لگائی جب مسیحا کا تصور مریم کے رحم میں پڑنے سے واقع ہوا۔ یہ معجزاتی واقعہ تھا جس نے یسوع ناصری (متی 1 : 18، 20) کی ابتدا، یا پیدائش یا آغاز کی نشاندہی کی۔ " ابدی بیٹے پن " کے لیے بالکل کچھ نہیں کہا گیا، اِس مفہوم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ یسوع اپنے حمل میں لیے جانے سے پہلے بیٹے کے طور پر زندہ ہوا تھا۔ یہ نظریہ نئے عہد نامے کی دستاویزات مکمل ہونے کے بعد مسیحی گردش میں متعارف کرایا گیا تھا۔ اِس کا تعلق بائبل کے مصنفین کی سوچ کے ساتھ نہیں ہے۔

جس کسی نے کہا مسیحا خدا تھا؟

کلامِ مقدس کو زیادہ تر پڑھنے والے اچھی طرح قائم کیے گیے مفروضات کے ساتھ الہی ریکارڈز تک پہنچتے ہیں۔ وہ اِس حقیقت سے ناواقف ہیں کہ جو کچھ وہ یسوع کے بارے سمجھتے ہیں اُسے بائبل سے باہر مصنفین کے سوچے سمجھے الہیاتی نظاموں سے اخذ کیا گیا ہے۔ اِس طرح وہ آسانی سے روایت کی بڑی دوا کو قبول کرتے ہیں، جبکہ دعویٰ کرنا اور یقین کرنا کہ بائبل اُن کا اکیلا اختیار ہے۔ 3 یہ پُر تجسس سوال جس کا ہمیں جواب دینا ہے یہ کہ: کس بنیاد پر یسوع اور ابتدائی کلیسیا نے دعویٰ کیا کہ یسوع بلاشُبہ وعدہ کیا ہوا مسیحا تھا؟ جواب واضح ہے۔ یہ ہم چشم ہونے سے تھا کہ اُس نے مکمل طور پر اُس کام کو پورا کیا جس کی پُرانے عہد نامے نے اُس کے لیے پیش بینی کی تھی۔ اِسے ثابت کیا جانا تھا وہ اُن " امتیازی صفات " میں فٹ بیٹھتا ہے جنہیں مسیحا کے لیے عبرانی نبوت میں مرتب کیا گیا تھا۔ متی، خاص طور پر، پُرانے عہد نامے کا حوالہ دیتے ہوئے خوش ہوتا ہے جیسے اِسے یسوع کی زندگی اور تجربے کی حقیقتوں سے پورا کیا گیا تھا(

متی 1 : 23، 2 : 6، 15 وغیرہ) لیکن مرقس، لوقا، اور یوحنا اور پطرس (اعمال کے ابتدائی ابواب میں) مساوی طور پر اصرار کرتے ہیں کہ یسوع درست طور پر مسیحا کے لیے پُرانے عہد نامے کے بیان میں فٹ بیٹھتا ہے۔ پولس نے عبرانی کلام سے اپنی خدمت کو زیادہ تر یہ ثابت کرنے کے لیے صرف کیا کہ یسوع وعدہ کیا ہوا مسیح تھا(اعمال 28 : 23) ۔جب تک یسوع کی پہچان پُرانے عہد نامے کے اُس کے لیے بیان کے ساتھ مدِ مقابل نہیں ہو جاتی یہاں یقین کرنے کے اچھی وجہ نہیں کہ اُس کا مسیحا ہونے کا دعویٰ سچ تھا!

اِسی لیے یہ پوچھنا بہت ضروری ہے، کہ آیا کہ پُرانا عہد نامہ کسی جگہ صلاح دیتا ہے کہ مسیحا" مساوی خدا" ، دوسری نا آفریدہ مخلوق تھی جو انسان بننے کے معاملے میں آسمان پر ابدی وجود رکھنے سے دستبردار ہوتا ہے۔ اگر یہ ایسا کچھ نہیں کہتا(اور یاد رکھنا کہ پُرانا عہد نامہ آنے والے مسیحا کے بارے ایک منٹ کی تفصیلات کے لیے متاسف ہے) ہمیں ہر کسی کے دعووں کو مشکوک طور پر برتاو کرنا ہو گا جو کہتے ہیں کہ یسوع دونوں مسیحا اور نا آفریدہ ہے، خدا تعالیٰ کا دوسرا ابدی شخص، مکمل سمجھ میں " خدا" کے موضوع کا دعویٰ کرتے ہوئے۔

عبرانی اقتباسات سے مسیحا کا کونسا خاکہ کھینچا گیا؟ جب نئے عہد نامے کے مسیحیوں نے یسوع کے مسیحا ہونے کے دعویٰ کو حقیقی طور پر ثابت کرنے کی کھوج لگائی وہ استثنا 18 : 18 کا حوالہ دینے کے لیے رکھتے ہیں:" میں اُن کے لیے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اُسے حکم دونگا وہی وہ اُن سے کہے گا" دونوں پطرس (اعمال 3 : 22) اور سٹیفن (اعمال 7 : 37) نے اِس بنیادی عبارت کو یہ دکھانے کے لیے استعمال کیا کہ یسوع" وعدہ کیا ہوا نبی" تھا(یوحنا 6 : 14) جس کی ابتدا اسرائیلی خاندان سے ہونی تھی اور جس کا کام موسیٰ کی مانند ہونا تھا۔ یسوع میں، خدا نے مسیحا کو برپا کیا، لمبے عرصہ سے وعدہ کیا ہوا الٰہی شخص، اسرائیل اور دُنیا کا نجات دہندہ۔ پطرس ک الفاظ میں، " خدا نے اپنے خادم کو اُٹھا کر پہلے تمہارے پاس بھیجا تا کہ تُم میں سے ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے ہٹا کر برکت دے۔" (اعمال 3 : 26)۔
دوسری معیاری موسویٰ عبارات نے وعدہ کہا کہ "اسرائیل کے لیے بیٹا پیدا ہو گا" (یسعیاہ 9 : 6)، " عورت کی نسل" (پیدایش 3 : 15) ۔ ابراہام کی نسل(گلتیوں 3 : 16) اور داود کے شاہی گھرانے کی نسل(2 سیموئیل 7 : 14۔16 ،یسعیاہ 11 : 1) ۔ وہ بیت الحم میں پیدا ہونے والا سردار ہو گا(متی 2 : 6، میکاہ 5 : 2) ۔ اُس کے بہت سے ناموں میں سے ایک "خدائِ قادر" اور دوسرا" ابدیت کا باپ" ہو گا(یسعیاہ 9 : 6) یہ یسعیاہ 9 : 6 میں اِس کی واحد عبارت ہے جو مسیحا کو نا آفریدہ مخلوقات کے زمرے میں رکھتے ہوئے ظاہر ہوتا ہے، اگرچہ یہ بلاشبہ واحدانیت کے لیے بحران کو اُبھارے گا۔ بہر حال، کلامِ مقدس کو حساس طور پر پڑھنے والے اِس سے آگاہ ہونگے کہ ایک عبارت کو پُرانے عہد نامے کی ضد کو تہہ و بالا کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ صرف ایک شخص حقیقی طور پر خدا ہے۔ اِسے بھولنا نہیں چاہیے کہ مقدس کاہن یہودیوں کے پابند تھے، اُن میں سے کسی نے نہیں سوچا کہ موسویٰ بادشاہ کو دیا جانے والا الٰہی نام کا مطلب یہ تھا کہ وہ ابدی خدا تعالیٰ کا رُکن تھا، اب دو اشخاص کا رازدارانہ طور پر اور اچانک ترتیب دیا جانا، اُس سب کچھ کی تردید میں ہے کہ اسرائیل کی میراث جس کے لیے کھڑی ہوئی۔ یسعیاہ 9 : 6 کے" خدائِ قادر" کو عبرانی لغت کی راہنمائی میں " الٰہی ہیرو" کے طور پر" الٰہی شان و شوکت" کو منعکس کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔ بالکل یہی اختیار قلمبند کیا جاتا ہے کہ یسعیاہ سے استعمال کیا گیا لفظ "خدا" کلام میں کسی اور جگہ" آدمیوں کے زور اور صف بندی" کے لیے اور اِس کے ساتھ ساتھ فرشتوں کے لیے لاگو ہوتا ہے۔ 4 اِسے کُشادہ طور پر پہچانا گیا تھا کہ انسانی خاکہ " اہل یروشلم کا اور بنی یہوداہ کا باپ ہو سکتا ہے" (یسعیاہ 22 : 21)۔

زبور 45 میں "وہی" موسویٰ بادشاہ کو" خدا" کے طور پر پُکارا گیاہے، لیکن یہاں جو کچھ بھی ہے اُسے قیاس کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہودی واحدانیت اِسی لیے مصالحت کر چکی ہے۔ لفظ(اِس معاملے میں اِلوہیم) کو صرف ایک خدا کے لیے لاگو نہیں کیا گیا تھا بلکہ " مقدس مقامات پر یا الٰہی شان وشوکت اور قوت کے طور پر الٰہی نمائیندگی کے لیے لاگو ہوتا تھا" (براون، ڈرائیور، اور بریگز سے پُرانے عہد نامے کی عبرانی اور انگریزی لغت سے، صفحہ 42،42)۔ زبور نویس، اور عبرانیوں کا لکھاری جنھوں نے اُس کا حوالہ دیا(عبرانیوں 1 : 8) وہ اُن کے خاص طور پر استعمال کیے گیے لفظ" خدا" کو موسویٰ بادشاہ کے طور پر بیان کرنے کے لیے بہت باخبر تھے اور اُنہوں نے جلدی سے اضافہ کیا کہ مسیحا کے خدا نے اُسے اُسکے شاہی استحقاق کو عطا کیا تھا(زبور 45 : 7) ۔

یہاں تک کہ میکاہ 5 : 2 میں مسیحا کی ابتدا کے بارے بکثرت حوالہ دی گئی عبارت لازمی طور پر کسی قسم کا لغوی، یا ابدی پہلے سے وجود نہیں ہے۔
اِسی کتاب میں اِسی انداز سے " قدیم زمانوں" سے یعقوب سے کیے گیے وعدوں کی تاریخیں تھیں(میکاہ 7 : 20)۔ 5 یقینی طور پر مسیحا کے وعدوں کو انسان کی تاریخ کے ابتدائی لمحے پر دیے جا چکے تھے(پیدایش 3: 15، پیدایش 49 : 10، گنتی 24 : 17۔ 19)۔
یسوع کے مسیحاپن کے سوال تک رسائی جیسے وہ اور رسول کرتے ہیں، ہم مسیح کے بارے پُرانے عہد نامے کی پیشن گوئیوں سے متعلق کچھ نہیں پاتے جو صلاح دیتی ہیں کہ ابدی لافانی مخلوق اسرائیل کے وعدہ کیے ہوئے بادشاہ کے طور پر انسان بنناتھا۔ بادشاہ کو اسرائیل میں داود کی نسل سے پیدا ہونا تھا، اور ایک کنواری سے حمل میں لیا جانا تھا(2 سیموئیل 7 : 13۔ 16، یسعیاہ 7 : 14، متی 1 : 23) ۔ اور اِس طرح، شہنشاہ اگستس کے دورِ حکومت میں، مسیحا پردہ سکرین پر پہنچا۔

خدا کا بیٹا

یسوع کی پہچان کے بارے بہت زیادہ پریشانی کا ذریعہ سالوں کی روایتی سوچ سے کھینچا گیا مفروضہ ہے کہ " خدا کے بیٹے" کا عنوان کا مطلب کلامِ مقدس میں ناآفریدہ مخلوق، ابدی خدا کا رُکن ہے۔ اِس نظریہ کو ممکنہ طور پر اقتباسات کے لیے اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ یہ الہیاتی سرکش طاقت کے لیے ایک گواہی ہے کہ نظریہ بہت ضد کے طور پر جما ہوا ہے۔ بائبل میں " خدا کا بیٹا" مسیحا کے متبادل اور اصل میں اِس کے مترادف ہے۔ تاہم یوحنا اشارہ کرتا ہے کہ اُس کی پوری انجیل ایک غالب موضوع ہے، کہ ہم یقین رکھتے اور سمجھتے ہیں کہ " یسوع مسیحا ہے، خدا کا بیٹا"(یوحنا 20: 31) ۔ اِن عنوانات کو مساوی کرنے کی بنیادوں کو دلپسند پُرانے عہد نامے میں زبور 2 کے اقتباس میں پایا گیا ہے۔
"خداوند اور اُس کے مسیح کے خلاف زمین کے بادشاہ صف آرائی کر کے حاکم آپس میں مشورہ کرتے ہیں" جسے وہ بادشاہ کے طور پر یروشلم میں قائم کرے گا(آیت 6) اور جس کے لیے وہ کہتا ہے: " تُو میرا بیٹا ہے آج تُو مُجھ سے پیدا ہوا ہے مُجھ سے مانگ اور میں قوموں کی میراث تُجھے بخشونگا" (آیات 7،8) یسوع اپنے لیے سارے زبور کو لاگو کرنے سے ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا، اور اِس میں اپنی اور اپنے پیروکاروں کی قوموں پر مستقبل کی حکمرانی کی پیش بنی کو دیکھتا ہے(مکاشفہ 2 : 26۔ 27)۔
پطرس مسیحا اور خدا کے بیٹے کی ایسی ہی مساوات کو بناتا ہے، جب الٰہی مکاشفہ کے وسیلے وہ یسوع پر اپنے ایمان کی تصدیق کرتا ہے:

"تُو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے" (متی16: 16)

کاہنِ اعظم یسوع سے پوچھتا ہے:

" کیا تُو اُس ستودہ کا بیٹا مسیح ہے " (مرقس14 : 61) ۔

نتن ایل سمجھتا ہے کہ خدا کا بیٹا اسرائیل کے بادشاہ(یوحنا1 : 49)، مسیحا(آیت 41) کے سِوا کوئی نہیں ہے، جس کے لیے موسیٰ کی شریعت میں اور نبیوں نے لکھا"(آیت 45، استثنا18: 15۔18)۔

عنوان" خدا کا بیٹا" کلام میں فرشتوں کے لیے بھی لاگو ہوتا ہے(ایوب1: 6،2: 1،38 : 7، پیدایش6 : 2،4، زبور29 : 1،89 : 6، دانی ایل3 : 25)، آدم کے لیے(لوقا3 : 38)، اسرائیل کی قوم کے لیے(خروج4 : 22)، خدا کی نمائیندگی کے طور پر اسرائیل کے بادشاہوں کے لیے، اور نئے عہدنامے میں مسیحیوں کے لیے(یوحنا1 : 12) ۔ ہم اِس عنوان کی کسی بھی درخواست کو نا آفریدہ مخلوق، ابدی خدا کے رُکن کے لیے پانے کی ناکام جانچ پڑتال کریں گے۔ یہ نظریہ بائبل کے الٰہی بیٹے پن کے نظریہ سے سادہ طرح غیر حاضر ہے۔

لوقا اچھی طرح جانتا ہے کہ یسوع کے الٰہی بیٹے پن کو کنواری مریم کے رحم میں ہونے کے اُس کے ذہنی گُمان سے نکالا گیا ہے، وہ کسی ابدی ابتدا کے بارے بالکل کچھ نہیں جانتا۔ " روح القدس تُجھ پر نازل ہو گا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تُجھ پر سایہ ڈالے گی اور اِس سبب سے وہ مولودِ مقدس خدا کا بیٹا کہلائے گا"(لوقا1 : 35)۔ زبور نویس" آج" وقت کے واضح لمحے کے لیے مسیحا کے بیٹے پن سے منسوب کر چُکا تھا(زبور2 : 7) مسیحا تقریباً3 قبل از مسیح میں پیدا ہوا تھا(متی1 : 20، لوقا1 : 35) ۔ اُس کا پیدا ہونا تاریخ میں اُس کی ظاہریت کے تعلق رکھتا ہے(اعمال13 : 33، کے جے وی نہیں)، جب خدا اُس کا باپ بنا(عبرانیوں1 : 5،1 یوحنا5 : 18 کے جے وی نہیں)۔

یہاں، واضح طور پر اقتباسات سے پیش کیا گیا ہے کہ یسوع خدا کے کلام کے طور پر پہچانا گیا، جو کہ یسوع کے بیٹے پن کے بائبلی خیالات ہیں۔ اِسے اُس کے حمل میں لیے جانے، اُس کے جی اُٹھنے، کا اُس کے بادشاہت پر مقرر کیے جانے سے رقم کیا گیا ہے۔ لوقا کا بیٹے پن کا نظریہ درست طور پر عورت سے مسیحا کی پیدایش ، آدم کی نسل، ابراہام، اور داود کی نسل سے پیدایش کے لیے اُس کی اُمید کے ساتھ متفق ہوتا ہے(متی1 : 1، لوقا3 : 38)۔ عبارات جن کی ہم جانچ کر چکے ہیں ہمیشگی میں بیٹے کے لیے شخصی پہلے سے وجود کے بارے کسی معلومات کی حامل نہیں۔

ابنِ آدم، خداوند خدا کے دہنے ہاتھ

عنوان" ابنِ آدم" کو یسوع سے خود اپنا حوالہ پیش کرنے کے طور پر بکثرت استعمال کیا گیا۔ جیسے" خدا کا بیٹا" اِس کا قریب قریب تعلق مسیحا پن کے ساتھ ہے، اِس طرح جیسے یسوع مذہبی طور پر دعویٰ سے کہتا ہے کہ وہ مسیحا، خدا کا بیٹا ہے، وہ اُسی دم اضافہ کرتا ہے کہ سردار کاہن" ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں کے ساتھ آتے دیکھے گا" (مرقس14 : 61،62) ۔ " خدا کے بیٹے" کے خطاب کو زیادہ پوری طرح دانی ایل7: 13،14 میں بیان کیا گیا ہے، جہاں باپ سے انسانی روپ(" ابنِ آدم") کو دُنیا کے لیے حاصل کرتا ہے۔ اِس کے مساوی زبور2 کے ساتھ یہ واضح ہے،

اِس کے ساتھ ساتھ زبور110 کے ساتھ قریبی تعلق، جہاں داود اپنے " خداوند" (مسیحا) کی طرف حوالہ پیش کرتا ہے جسے خدا(باپ) کے دہنے ہاتھ بیٹھنا ہے جب تک وہ اپنے دفتر کو دُنیا پر اقتدار اور " اپنے دُشمنوں کے درمیان حکمرانی" کو حاصل نہیں کر لیتا۔

(زبور110 : 2، متی22: 42۔45)۔ ابنِ آدم زبور80 : 17 میں موسوی تعلق کے لیے مساوی طور پر واضح ہے: " تیرا ہاتھ تیری دہنی طرف کے انسان پر ہو۔ اُس ابنِ آدم پر جسے تُو نے اپنے لیے مضبوط کیا ہے۔ "

یہ معنی خیز ہے کہ نئے عہد نامے کے لکھاریوں نے زبور110 پر شدید دباو کو رکھا ہے، اِس کا تقریباً23 مرتبہ حوالہ دیتے اور اِسے یسوع کے لیے لاگو کرتے ہوئے، جو اُس وقت ہمیشہ کے لیے اپنے باپ کے دہنے ہاتھ پر موسویٰ خدا کے طور پر بُلند کیا گیا تھا جیسے زبور نویس نے بھانپ لیا تھا۔ ایک مرتبہ پھر ہمیں پہچان کرنی ہے کہ ابدی بیٹا پن، مسیحا کے تمام بیان کردہ عنوانات کے لیے مختلف ہے۔ یہ حیرت انگیز حقیقت کو اِس کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے ہر جگہ بائبل کے طالبِ علموں کی رہنمائی کرنی چاہیے جو اُنہیں کلام سے یسوع کو پیش کرنے کے ساتھ یسوع کے بارے سکھایا جا چُکا ہے۔ یہ ایسے ظاہر ہو گا کہ ابدی بیٹا بائبل کے حساب میں مسیحا کے برابر نہیں ہو گا۔ یسوع کے لیے انتخاب کرنے میں جو زمین ہر عارضی زندگی بسر کرنے کے لیے ابدی مخلوق کے طور پر، دیکھنے، بات کرنے سے، اُسے " غلط آدمی کے طور پر حاصل کیا" جاتا تھا۔

یسوع نے خدا بننے کا دعویٰ نہیں کیا

یوحنا کی انجیل میں یسوع کی شناخت اصل موضوع ہے۔ یوحنا نے لکھا، جیسے وہ ہمیں بتاتا ہے، ایک پہلے مقصد کے ساتھ: اپنے پڑھنے والوں کو قائل کرنے کے لیے کہ یسوع " مسیحا خدا کا بیٹا ہے" (20: 31) ۔ یوحنا کے مطابق، یسوع نے دھیان سے اپنے آپ کی باپ سے تمیز کی جو کہ " صرف سچا خدا ہے" (17 : 3، 5 : 44، 6 : 27)۔ اگر ہمیں یوحنا کے ریکارڈ میں ثبوت کرپانا ہے کہ یسوع تثلیثی سمجھ میں "مساوی" خدا ہے، ہم کوئی چیز معلوم کریں گے جس کا یوحنا نے ارادہ نہ کیا، اور اُس کی یہودی میراث میں نہیں تھا اِسے سمجھا نہیں گیا تھا! بصورتِ دیگر، ہمیں یہ قبول کرنا ہے کہ یوحنا نے مسیحا پن کی بالکل نئی تصویر کو متعارف کرایا جو پُرانے عہد نامے کی تردید کرتی ہے اور یوحنا
(اور یسوع) کی اپنے اصرار کو تہہ و بالا کیا کہ صرف باپ سچا خدا ہے (یوحنا5 : 44، 17 : 3) ایسی غضب آلود نگاہ سے خود اپنی تردید مُشکل سے غالب ہے۔

یہ عالیٰ وقت ہے کہ ہم یسوع کو ریکارڈ ترتیب دینے کی اجازت دیتے ہیں۔ متی، مرقس اور لوقا کی تفصیلات میں ہمیں بتایا گیا کہ یسوع نے تفصیل وار پُرانے عہد نامے کی واحدانیت کی تائید کی (مرقس12 : 28۔34) ۔ یوحنا کے مطابق، کیا وہ اِسی لیے، آخر کار خدا ہونے کا دعویٰ کرنے سے معاملہ کو پریشان کرتا ہے ؟ جواب واضح طور پر یوحنا10 : 34۔36 میں دیا گیا ہے جہاں یسوع نے اپنے معیار کو پُرانے عہد نامے میں خدا کے انسانی نمائندہ کار کی اصطلاحات میں بیان کیا۔ یسوع نے اپنے لیے اِس کی تفصیل اِس وضاحت کے ساتھ دی کہ اس کا مطلب " باپ میں ایک" ہونا ہے (10 : 30) یہ یکتا ہونے کا ایک

کام ہے جسے بیٹے نے مکمل طور پر باپ کی نمایندگی کرتے ہوئے کیا۔ یہ درست طور پر پُرانے عہد نامے کا بیٹے پن کا قیاس ہے جسے خامی کے طور پر اسرائیل کی حکمرانی میں سمجھا گیا تھا، لیکن مسیحا، خدا کے چُنے ہوئے بادشاہ میں مکمل بھرپوری کو پایا۔

یوحنا10 : 29 میں دلیل مندرجہ ذیل ہے: یسوع ایسا دعویٰ کرنا شروع ہوا کہ وہ اور باپ
" ایک" تھے۔ یہ کام اور شراکت میں یکتا واحد تھا جب کہ کسی دوسرے موقع پر اُس نے اپنے اور باپ کے ساتھ اپنے شاگردوں کے تعلق رکھنے کی بھی خواہش کی(یوحنا17 : 11، 22)۔ یہودیوں نے اُسے خدا کے ساتھ مساوی ہونے کا دعوٰی کرتے ہوئے سمجھا۔ اِس نے یسوع کو اپنے بارے وضاحت کرنے کا موقع دیا۔ جو وہ در حقیقت دعویٰ کر رہا تھا، وہ کہتا ہے، اُسے " خدا کا بیٹا" بننا تھا(آیت36) یہ مسیحا کے لیے ایک جانا پہچانا مترادف لفظ ہے۔ یسوع نے دلیل پیش کی کہ بیٹے پن کو دعویٰ نامعقول نہیں تھا، اِس حقیقت کو اچھی طرح جاننے سے کہ یہاں تک کہ پُرانے عہد نامے میں " خداوں" کے طور پر خدا کے اہم نمایندہ کار کے طور پر اُسے بُلایا گیا تھا(زبور82 : 6) اپنے بیٹے پن کے کسی دعویٰ کو قائم کرنے سے دور، اُس نے اپنے دفتر اور کام کا اُن قاضیوں سے موازنہ کیا۔ اُس نے اپنے آپ کو خدا کا سب سے بڑھ کر رتبہ رکھنے والا قیاس کیا جبکہ وہ بے مثال طور پر خدا کا بیٹا تھا، ایک اور صرف مسیحا، مافوق الفطرت طور پر حمل میں لیا جانا، اور پورے پُرانے عہد نامے نبوت کی ایک چیز کے طور پر جانے جانا۔ یہاں بالکل کچھ نہیں، بہر حال، یسوع کی اپنی سرگشت میں جو پُرانے عہد نامے کی واحدانیت میں مخل ہوتی ہے یا استثناء6 : 4 میں مقدس عبارت کو دوبارہ لکھنے کا تقاضا کرتی ہے۔ یسوع کی خود سمجھ کو کلامِ مقدس میں خدا کے بااختیار مکاشفہ سے مقررہ حدود کے اندر مرتب کیا گیا ہے۔ ورنہ اُس کا مسیحا ہونے کا دعویٰ غیر موزوں ہوتا۔ اقتباسات کو ٹوٹا ہوا ہونا تھا۔

یوحنا کی یہودی زبان

جبکہ یسوع نے تاکید سے انکار کیا کہ یوحنا10 : 34۔36 میں وہ خدا تھا، یہ سوچنا بہت
ناعاقبت اندیش ہوگا کہ اُس نے کسی جگہ خود اپنی تردید کی۔ یوحنا کی انجیل کی ثابت قدمی سے ذہن میں رکھے ہوئے بااصول طریقوں سے پرکھ کرنی چاہیے ۔ یسوع " صرف سچے خدا" سے ظاہر ہے(یوحنا17 : 3) ۔ اکیلا باپ خدا ہے(5 : 44) ۔ یوحنا اپنے پڑھنے والوں سے خواہش کرتا ہے کہ وہ سمجھیں کہ سب کچھ جو وہ لکھتا ہے یہ اِس بڑی سچائی میں حصہ ڈالتا ہے کہ یسوع مسیحا، خدا کا بیٹا ہے(20: 31) ۔ یسوع خود کہتا ہے، جیسے ہم دیکھ چکے ہیں، کہ اصطلاح " خدا" کو انسانی مخلوق سے خدا کی نمایندگی کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن یقینی طور پر " خدا کی برابری" کے مفہوم کی طرف اشارہ نہیں کرتا ۔ یسوع کا سادہ طرح اپنا رُتبہ " خدا کا بیٹا" ہے(یوحنا10 : 36) یوحنا10 : 24، 25 میں، یسوع نے اُنہیں " صاف طور پر" بتایا کہ وہ مسیحا تھا، لیکن اُنہوں نے اُس پر یقین نہ کیا۔

یسوع اکثر بیان کرتا ہے کہ اُسے " خدا کی طرف" سے بھیجا گیا۔ پڑھنے والوں کی کتنی اوسط اِس جملے کو سُنتی ہے کہ یہ بالکل وہ نہیں جس کی طرف یوحنا اشارہ کرتا ہے۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کو بھی" خدا کی طرف سے " بھیجا گیا تھا(قضاۃ6 : 8، میکاہ6 : 4) ، اور خود شاگردوں کو بھی بھیجا گیا ہے جیسے یسوع کو" بھیجا" گیا(یوحنا17 : 18) ۔ "آسمان سے نیچے اُترنا" کے مطلب کی یسوع کے بدن سی بجائے پچھلی زندگی سے نازل ہونے کی ضرورت نہیں، جو کہ روٹی ہے جو آسمان سے اُتری ہے، " لغوری طور پر آسمان سے نازل ہونا(یوحنا6 : 50، 51) ۔ نیکودیمس نے شناخت کی کہ یسوع " خدا کی

طرف سے آیا تھا" (یوحنا3 : 2) لیکن اُسے پہلے سے موجود ہونے کے طور پر نہیں سوچا تھا۔ نا ہی یہودی لوگوں نے، جب اُنہوں نے نبی کی بات کی، "جسے دُنیا میں آنا تھا"(یوحنا6 : 14، استثنا18 : 15 18) ، مطلب کہ وہ اپنی پیدائش سے پہلے زندہ تھا۔ یعقوب کہہ رکتا ہے کہ " ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام باپ کی طرف سے مِلتا ہے
(یعقوب 1 : 17) ۔" آسمان سے اُترنا" یسوع اور یہودیوں کا الٰہی ابتدا کو بیان کرنے کا ہو بہو طریقہ ہے، جس کا تعلق یقینی طور پر کنواری سے پیدائش کے ذریعے یسوع سے تھا۔

یوحنا(یوحنا3 : 138، 6 : 62) میں " پہلے سے وجود" کے بیانات ابنِ آدم کے ساتھ منسلک ہیں، جس کا مطلب انسانی مخلوق ہے۔ سب سے زیادہ جسے اِن آیات سے ثابت کیا جا سکتا تھا کہ یسوع کے زمین پر پیدا ہونے سے پہلے آسمان میں انسانی مخوق ہوتے ہوئے زندہ تھا! اِس قسم کی وضاحت غیر ضروری ہے، بہر حال، ایک مرتبہ جب اِس پر غور کیا گیا کہ دانی ایل نے 600 سال قبل ابنِ آدم کو رویا میں باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھے دیکھا تھا، صورتِ حال جو نیا عہد نامہ کہتا ہے جسے یسوع نے جی اُٹھنے اور آسمان پر اُٹھائے جانے سے حاصل کیا تھا۔ مسیحا کے طور پر، یسوع نے خود کو ایک شخص کے کردار میں دیکھا جسے بعد میں آسمان کے لیے اُٹھایا گیا تھا، اُس وقت سے یہ، دانی ایل کے الٰہی رویا کے مطابق، مسیحا کے جلال میں دوبارہ آنے کے بعد یہ اُس کی منزل تھی۔ یسوع اپنی مستقبل میں موت کی طرف لوٹنے کے لیے بلاشُبہ " پہلا وجود" رکھتا تھا۔ اِس سب کچھ کو مسیحا کی پیدائش سے پہلے پہلے ہی دانی ایل کے وسیلے دیکھا جا چُکا تھا۔ تاہم یسوع باپ کے دہنے ہاتھ ہونے کی توقع رکھتا تھا جہاں اُسے انسانی مخلوق خدا کے بیٹے کے طور پر اُٹھائے جانے کے رویا سے پہلے دیکھا گیا تھا(یوحنا6 : 62) یہ کہنا کہ یسوع کو بیت الحم میں اپنی پیدائش سے پہلے انسانی مخلوق کے طور پر آسمان میں خدا کے تخت پر ہونا تھا اِسے دنوں یوحنا اور دانی ایل سے غلط سمجھا گیا تھا۔ یسوع کو پُرانے عہد نامے میں کسی چیز کے واقع ہونے کے لیے اُس کے بارے کی گئی پیشن گوئی سے پہلے پیدا ہونا تھا!

ابراہام سے پہلے جلال

یسوع نے اپنی تاریخ کو عبرانی اقتباسات میں لکھا ہوا پایا(لوقا24 : 27) ۔ مسیحا کے کارِ منصب کا یہاں واضح طور پر خاکہ کھینچا گیا ہے۔ الٰہی ریکارڈ میں کچھ بھی ایسا نہیں دیا گیا تھا کہ پُرانے عہد نامے کی واحدانیت کو انتہا پسندانہ طور پر مسیحا کی ظاہریت سے اُلجھن میں ڈالا جائے گا۔ گواہی کا انبار اِس قول کی مدد کرے گا کہ رسولوں نے کبھی خدا کے یکتا ہونے کے بارے ایک لمحہ کے لیے بھی سوال نہیں کیا تھا، یا یہ کہ واحدانیت کے بارے یسوع کی ظاہریت نے کبھی کوئی نظریاتی مسئلہ پیدا کیا ہو۔

یہ اِسی لیے بائبل واحدانیت کے لیے صلاح دینا مہلک ہے کہ یوحنا کی ایک یا دو عبارات میں، یسوع نے اپنے بے دین بیان کو مٹا دیا کہ باپ " صرف سچا خدا "تھا(17 : 3) ، یا یہ کہ ہمیشگی سے باخبر وجود رکھنے کے بارے بات کرنے سے اُس نے اپنے آپ کو انسانی مخلوق کے زمرے سے باہر پایا۔ یقینی طور پر اُس کی جلال کے لیے دعا جسے وہ دُنیا کے شروع ہونے سے پہلے رکھتا تھا(17 : 5) اُسے جلال کی خواہش کے طور پر آسانی سے سمجھا جا سکتا تھا جسے اُس کے لیے

باپ کے منصوبے میں تیار کیا گیا تھا۔ جلال جس کا یسوع شاگردوں کے لیے ارادہ رکھتا تھا وہ بھی دیا گیا تھا (یوحنا 17 : 22، 24) ، لیکن اُنہوں نے اِسے ابھی قبول نہیں کیا تھا۔

یہ یہودی سوچ کا نمونہ تھا کہ خدا کے مقصد میں کوئی بھی سب سے اہم چیز، جیسے موسیٰ، شریعت، توبہ، خدا کی بادشاہت اور مسیحا، ہمیشہ سے خدا کے ساتھ " وجود " رکھتے تھے۔ اِس ورید میں یوحنا بنایِ عالم سے پیشتر مصلوبیت کے " رونما " ہونے کی بات کر سکتا ہے (مکاشفہ 13 : 8) ۔ پطرس، پہلی صدی کی بعد کی تحریر میں، صرف خدا کے علم قبل از وقوع کے طور پر یسوع کے " پہلے ہی وجود " میں ہونے کو جانتا ہے۔
(1 پطرس 1 : 20) اعمال کے ابتدائی ابواب میں اُس کے واعظ درست طور پر اِسی نظریہ کا مظہر ہیں۔

لیکن کونسا دلپسند عبارتی ثبوت یوحنا 8 : 58 میں ہے کہ ابراہام سے پہلے یسوع وجود رکھتا تھا؟ کیا یسوع ایک جانب یہ کہتے ہوئے آخر کار ہر چیز کو اُلجھن میں ڈالتا ہے کہ اکیلا باپ " خدایِ واحد " ہے (17 : 3، 5 : 44) اور یہ کہ وہ خود خدا نہیں، بلکہ خدا کا بیٹا ہے (یوحنا 10 : 36) اور دوسری جانب یہ کہ وہ، یسوع ناآفریدہ مخلوق بھی ہے؟ کیا اُس نے اپنے معیاروں کو پُرانے عہد نامے میں قابلِ شناخت اقسام میں بیان کیا (یوحنا 10 : 36، زبور 82 : 6، 2 : 7) صرف حل نہ ہونے والی چھان بین کی کیفیت کے لیے یہ کہتے ہوئے کہ وہ ابراہام کی پیدایش سے پہلے زندہ تھا؟ کیا تثلیثی مسئلہ، جسے قابلِ اطمینان طور پر کبھی حل نہیں کیا گیا، اِسے یوحنا میں ایک واحد عبارت کی وجہ سے اُٹھایا گیا؟ کیا 10 : 36 میں یسوع کے بعد کے بیان اور بقیہ کلام کی روشنی میں یوحنا 8 : 58 کو پڑھنا عقلمندانہ نہیں؟

پوری طرح سے یہودی ماحول میں جو یوحنا کی انجیل میں سرایت کرتا ہے یہ سوچنا بہت فطرتی ہے کہ یسوع نے اِن اصطلاحات میں بات کی جو عالم فقہ کی روایت میں اُن کے درمیاں تھیں جو تربیت یافتہ تھے۔ یہودی سیاق و سباق میں، " پہلے سے وجود " پر حق جتانے کا یہ مطلب نہیں کہ ایک شخص ناآفریدہ مخلوق کا دعویٰ کر رہا ہے! بہر حال، یہ کرتا ہے، اِس مفہوم کی طرف زور دیتے ہوئے کہ کوئی ایک الٰہی منصوبے میں سراسر معنی رکھتا ہے۔

یسوع یقینی طور پر تخلیق کے لیے مرکزی وجہ ہے۔ لیکن خدا کی تخلیق کرنے کی سرگرمی اور نجات کے لیے اُس کا منصوبہ بے مثال خلق کی گئی مخلوق، بیٹے، میں یسوع کی پیدایش تک عیاں نہیں گئے گیے تھے۔ یسوع کی شخصیت کی ابتدا ہوئی جب خود خدا کے انداز نے انسانی مخلوق میں شکل اختیار کی (یوحنا 1 : 14) ۔
یہ اچھی طرح پہچانی گئی حقیقت ہے کہ یسوع اور یہودیوں کے درمیان کی گئیں گفتگو اکثر صلیب کے مقاصد کے لیے تھیں۔ یوحنا 8 : 57 میں، یسوع نے درحقیقت ایسا نہیں کہا تھا، جیسے یہودی سوچتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، کہ اُس نے ابراہام کو دیکھا تھا، بلکہ ابراہام مسیحا کے دور کو دیکھ کر شادمان ہوا تھا (آیت 56) ۔ بزرگ آخری دن پر مُردوں میں سے جی اُٹھنے (یوحنا 11 : 24، متی 8 : 11) اور یسوع کی بادشاہت میں حصہ لینے کی توقع کر رہا تھا۔ یسوع ابراہام کی بالادستی کا دعویٰ کر رہا تھا، لیکن کس سمجھ میں ؟

" خدا کے برہ" کے طور پر، اُسے " بنائِ عالم سے پیشتر مصلوب " کیا گیا تھا(مکاشفہ 13 : 8، کے جے وی، 1 پطرس 1 : 20) بے شک، لغوی طور پر نہیں، بلکہ خدا مے منصوبے میں۔ اِس طرح یسوع ابراہام سے پہلے " تھا"۔ پس ابراہام مسیحا کے آنے اور اُس کی بادشاہت کو آتے دیکھ سکتا تھا۔ مسیحا اور بادشاہت اِسی لیے اِس سمجھ میں " پہلے سے وجود رکھتا تھا" کہ اُنہیں ایمان کی آنکھ سے ابراہام کے وسیلے دیکھا گیا تھا۔

یوحنا 8 : 58 میں انداز " میں ہوں" کا مثبت طور پر یہ مطلب نیں کہ " میں خدا ہوں" ایسا نہیں ہے جیسے کی اِسے خروج 3 : 14 میں الہٰی نام کے طور پر اکثر بیان کیا گیا ہے، جہاں)۔
یہوواہ اعلان کرتا ہے کہ: " میں ہی ایک وجود رکھنے والا ہوں" (ego eimi o ohn
یسوع نے کسی جگہ اِس عنوان کا دعویٰ نہیں کیا۔ego eimi o ohn کی یوحنا 8 : 58
میں مناسب ترجمہ " میں ہی وہ ہوں" ہے، مثال کے طور ہر، وعدہ کیے ہوئے مسیحا کو
(بالکل اِسی انداز کو یوحنا 4 : 26 میں دیکھیے، " جو تُجھ سے بول رہا ہوں میں ہی وہی (مسیح) ہوں" ابراہام کے پیدا ہونے سے پہلے یسوع "پہلے سے واقف" تھا
(1 پطرس 1 : 20 کو دیکھیے) ۔ یسوع یہاں خدا کے مقصد میں سراسر معنی کے لیے عظیم الشان دعویٰ کرتا ہے۔

یوحنا 1:1 میں نشانات (الفاظ، کلام)

یہاں کوئی وجہ نہیں، سوائے عادت سے مجبور، یوحنا 1 : 1 میں " لفظ" کو سمجھنے کے لیے جس کا مطلب، یسوع کی پیدایش سے پہلے، دوسرا الہٰی شخص ہے۔
13 بالکل اِسی طرح کا حکمت کا مجسمہ امثال 8 : 22، 30 اور لوقا 11 : 49 میں ہے جس کا یہ مطلب نہیں کہ " وہ عورت" دوسرا شخص ہے۔ یہاں ظاہر کیے گیے خدا میں " دوسرے الہٰی شخص" کو ماننے کا کوئی ممکنہ رستہ نہیں جیسے یوحنا اور یسوع نے اِسے سمجھا تھا۔ باپ باقی رہتا ہے، جیسے وہ ہمشہ " خدائِ برحق ہے(17 : 3) ، وہی خدائِ واحد ہے"
۔(44 : 5)

پُرانے عہدنامے کے ظاہری تناسب سے اصطلاح نشانات (کلام) کو پڑھتے ہوئے ہم اِسے تخلیق میں خدا کی سرگرمی کو سمجھیں گے، اُس کے زندگی بخش حکم کی طاقت کو جس سے سب چیزیں وجود میں آئیں(زبور 6:33۔12)۔ خدا کا کلام طاقت ہے جس سے اُس کے مقاصد آگے بڑھتے ہیں(یسعیاہ 55 : 11) ۔ اگر ہم نئے عہدنامے میں کسی جگہ سے اُدھار لیتے ہیں ہم لفظ (کلام) کو خلق کیے گیے نجات کے پیغام، انجیل کے ساتھ مساوی کریں گے۔ یہی پورے نئے عہدنامے کا مطلب ہے(متی 13 : 19، گلتیوں 6 : 6 وغیرہ)۔

یہ نظریات کی پیچیدگی ہے جو نشانات "کلام" کے مطلب کو بناتی ہے۔" سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہ ہوئی" (یوحنا1 : 3) ۔یوحنا1 : 14 میں، یہ کلام اُس کے مافوق الفطرت تصور میں الٰہی ابتدا کو رکھتے ہوئے حقیقی انسانی مخلوق میں تشکیل دیتا ہے۔14اِس لمحے سے،" وقت کی بھرپوری میں" (گلتیوں4 : 4) واحد خدا اپنے آپ کو نئی تخلیق میں بیان کرتا ہے آدم میں اصل تخلیق کے بیان میں۔یسوع کا حمل میں لیا جانا ور پیدائش تاریخ میں خدا کے مقصد کے لیے ایک نئے مرحلے کی نشاندہی کرتی ہے۔دوسرے آدم کے طور پر، یسوع نجات کے سارے پروگرام کے لیے ایک سٹیج کو ترتیب دیتا ہے۔وہ ابدیت کے رستے کو صاف کرتا ہے۔اُس میں خدا کے مقصد کو آخر کار انسانی مخلوق میں عیاں کیا گیا ہے(عبرانیوں1: 1)۔

بہر حال، اِس سب کچھ کا یہ مطلب نہیں، کہ یسوع نے ایک زندگی کو دوسری کے لیے ترک کر دیا۔یہ سنجیدہ طور پر آدم کے ساتھ متوازی کونے کو اُلجھن میں ڈالے گا جو کہ براہِ راست تخلیق سے " خدا کا بیٹا" بھی تھا(لوقا3 : 38) ۔یہ خالص واحدانیت کے میں بھی مداخلت کرے گا جسے پورے اقتباسات میں عیاں کیا گیا تھا جسے " توڑا نہیں جا سکتا" (یوحنا10 : 35) بلکہ، خدا پہلی صدی عیسوی میں نئے بیٹے، دُنیا کے لیے اپنے آخری کلام (عبرانیوں1 : 1) کے ساتھ ہمارے ساتھ بات کرنا شروع کرتا ہے۔یہ ابدی طور پر وجود رکھنے والے بیٹے کا نظریہ ہے جس نے بہت سختی کے ساتھ بائبلی تدبیر، چیلجنگ واحدانیت اور یسوع حقیقی کی بشریت کو خوفناک طریقے سے منتشر کر دیا(1یوحنا4 : 2،2یوحنا 7)۔
یوحنا کی انجیل میں یسوع کی یہ سمجھ یوحنا کے اپنے ساتھی رسولوں اور پُرانے عہد نامے کی واحدانیت کو پوری حفاظت کے ساتھ ہم آہنگی میں لایا جائے گا۔
کلیسیائی تاریخ کی حقیقتیں دکھاتی ہیں کہ یونانی اقتباسات کی غیر پابند واحدانیت الگ یونانی نظریات کے اثر نیچے نئے عہد نامے کے اوقات کے دستبردار ہونے کے ٹھیک بعد تھا۔بالکل اُسی وقت مسیحا پن کے لیے پہلے سے طے شُدہ فریم ورک کو بُھلا دیا گیا تھا، اور اِس کے ساتھ مستقبل کی مسیحی بادشاہت کی حقیقت کو بھی بُھلا دیا گیا تھا۔نتیجہ ابھی تک، غیر حل شُدہ، برسوں کا تکرار تھا، کہ کیسے پہلے ہی سے وجود رکھنے والا الٰہی شخص ایک مکمل انسانی مخلوق کے ساتھ ایک واحد شخصیت میں مِل سکتا تھا۔مسیحا کے لیے پہلے سے وجود رکھنے والے کا لغوی نظریہ زبردستی ٹھونسنے والا نظریہ ہے، مسیحیت کا اُلجھا دینے والا حصہ جو یہاں فٹ نہیں بیٹھتا۔اِس کے بغیر یسوع کی واضح تصویر عبرانی مکاشفہ اور رسولوں کی تعلیمات کی اصطلاحات میں کُھل جاتی ہے۔خدا باپ، بلاشُبہ خدا اِی بر حق کے طور پر قائم رہتا ہے، وہ جو اکیلا خدا اِی واحد ہے(یوحنا17 : 3،5 : 44) اور یسوع کا یکتا ہونے کو اپنے باپ کے ساتھ اُس ایک کے ذریعے جو بر حق بیٹا ہے کے لیے گئے کام میں پایا گیا ہے، جیس بائبل ہر جگہ اِس اصطلاح کو سمجھتی ہے(یوحنا10 : 36) ۔اگر مسیحیت دوبارہ زندہ کرنے اور یکجا کرنے والی بنتی ہے یہ یسوع بائبل کے مسیحا پر ایمان رکھنے کی بنیاد پر ہے، یونانی کی غلط راہنمائی کرنے والی قیاس آرائیوں سے تباہ نہ کیا جانے والا جس نے عبرانی دُنیا کے لیے بہت کم ہمدردی کو عیاں کیا جس میں مسیحیت پیدا ہوئی تھی۔

یسوع کی " الوہیت"

ایسا کہنا کہ یسوع خدا نہیں ہے اِس سے انکار کرنا نہیں ہے کہ وہ الٰہی فطرت کے ساتھ بے مثال طور پر حصہ ڈالنے والا نہیں ہے۔الوہیت کہنے کے طور پر یہ ہے کہ،" روح القدس کے اثر نیچے اُس کی بے مثال خوبی کے وسیلے اُس میں پہلے سے موجود ہونا، اِس کے ساتھ ساتھ روح کے وسیلے جو مکمل طور پر اُس میں سکونت کرتا ہے(یوحنا3 : 34) پولس شناخت کرتا ہے کہ " خدا کی بھرپوری اُس میں سکونت کرتی ہے(کُلسیوں1 : 19،2 : 9) ۔یسوع میں انسان کو

دیکھتے ہوئے ہم اُس کے باپ کے جلال کو دیکھتے ہیں(یوحنا1 : 14) ۔ہم ادراک سے معلوم کرتے ہیں کہ خود خدا" اپنے لیے مسیحا کی دُنیا کے ساتھ موافقت " کرنے والا تھا(2 کرنتھیوں5 : 19) ۔اِسی لیے ابنِ خدا، خدا کی تخلیق کا کنگرہ۔ انسانی مخلوق میں الٰہی کردار کا مکمل انداز ہے۔ اگرچہ خدا کے جلال کو آدم میں، کم حد تک آشکاہ کیا گیا تھا(زبور8 : 5۔پیدائش1 : 26) ،یسوع میں باپ کی مرضی کو مکمل طور پر واضح کیا گیا(یوحنا1 : 18،این اے ایس بی) ۔

کچھ بھی جو پولس یسوع کے بارے کہتا ہے اُسے انسانی مخلوق کے زمرے سے باہر نہیں لے جاتا۔ خدا کی حضوری جس نے ہیکل میں سکونت اختیار کی اِس نے خدا کی ہیکل میں رُخ نہ بدلا! یہ شاذونادر ہی دیکھا گیا کہ

کہ بہت حد تک " الوہیت " کو پولس سے مسیحی کے لیے بھی منسوب کیا گیا! 15 جو مسیحا کی روح اُس میں سکونت کر رہی تھی(افسیوں3 : 19) جیسے " خدا مسیح میں تھا" (2 کرنتھیوں5 : 19) ،اِس لیے مسیح، " پولس میں " تھا(گلتیوں2 : 20) ،اور وہ دعا کرتا ہے کہ مسیحی " خدا کی مکمل بھرپوری کے ساتھ بھر جائیں " (افسیوں1 : 23، 3 : 19) پطرس " الٰہی قدرت " کو ایمانداری سے رکھنے کی بات کرتا ہے(2 پطرس1 : 4)۔ جو مسیحی کے لیے سچ ہے وہی بہت حد تک مسیح کے لیے سچ ہے جو اپنے لیے " کامیابی کے ساتھ چالچلن کو مکمل کرنے کے بعد نجات کے عمل کے ذریعے دوسروں کی راہنمائی کرنے کے لیے رستہ صاف کرنے والا ہے۔(عبرانیوں2 : 10) ۔

خدا کی صورت میں

نئے عہد نامے سے گراں قدر گواہی کی نفرت دکھاتی ہے کہ رسولوں نے ہمیشہ یسوع کو " ایک ہی خدا باپ " سے تقسیم کیا(1 کرنتھیوں8 : 6) ،بہت یقین کے ساتھ یسوع کے روایتی نظریہ کو فلپیوں2 : 5۔11 میں، مکمل خدا کے طور پر، دوسری ناآفریدہ مخلوق کے طور پر پایا گیا ہے۔ یہ کچھ قولِ محال کی طرح ہے کہ رسولی کلیسیا کی لغت میں مسیحت پر لکھنے والے کہہ سکتے ہیں کہ " پولس مسیح کو کبھی نام نہیں دیتا یا خدا کی وضاحت نہیں دیتا،" لیکن اِس کے باوجود اِسے فلپیوں2 میں، آسمان میں " مسیح کی ابدی " پہلی زندگی" کی وضاحت کو پایا جاتا ہے۔16

یسوع کے بائبلی نظریہ کا حالیہ اور کُشادہ مطالعہ، جیمس ڈن سے، مسیحیت کو بناتے ہوئے، ہمیں پولس کے الفاظ پڑھنے کے خطرے سے ہوشیار کرتا ہے بعد کی نسل کی الٰہیات کے نتائج سے، صدیوں سے مندرجہ ذیل نئے عہد نامے کی تحریروں کی کاملیت میں یونانی کلیسیا کے " فادرز " سے ہوشیار کرتا ہے۔ کلام میں تلاش کرنے کا رُجحان جس پر ہم پہلے ہی یقین رکھتے ہیں فطرتی ہے، جبکہ ہم میں سے کوئی بھی آسانی سے اِس ممکنہ دھمکی کا سامنا نہیں کر سکتا کہ ہماری" حاصل کی گئی " سمجھ بائبل کے ساتھ ایک ہی وقت میں رونما نہیں ہوتی۔(مسئلہ یہاں تک کہ مزید نوکدار ہے اگر ہم بائبل کی تعلیم یا منادی میں مبتلا ہیں)۔ بہر حال، کیا ہم اِس سے زیادہ پولس کا تقاضا نہیں کر رہے کہ وہ ہمارے لیے اُسے پیش کر سکتا ہے، چند فقرات میں، باپ کی بجائے ابدی مخلوق کے ساتھ ؟ یہ ظاہری طور پر سخت واحدانیت کے لیے دھمکی ہوگی جسے وہ ہر جگہ بہت واضح طور پر بیان کرتا ہے(1 کرنتھیوں8 : 6،افسیوں4 : 6،1 تیمتھیس2 : 5)۔ یہ اِس سارے تثلیثی مسئلہ کو بھی کھڑا کرے گا کہ جس سے پولس، ایک ذہین ماہرِ الٰہیات کے طور پر بالکل آگاہ نہیں تھا۔

2فلپیوں پر از سرِ نو غور کرنے سے، ہم سوال پوچھتے ہیں کہ آیا کہ اِن آیات میں پولس اِسے پہلے ہی بنا چُکا تھا جو یسوع کا اُس کی پیدائش سے پہلے زندہ ہونے کی رمز کو رکھتا تھا۔ اُس کے مشاہدہ کے سیاق و اسباق اُسے مقدسوں کے عاجز بننے کی طرف دلیل پیش کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اِسے اکثر و بیشتر پوچھا

گیا کہ ایسا کسی طرح غالباً ہے کہ وہ اپنے سبق کو اپنے پڑھنے والوں سے اُس ایک کو اپنے ذہن میں قائم رکھتے ہوئے قبول کرنے سے لاگو کرے گا، ابدی طور پر خدا کو رکھتے ہوئے، انسان بننے کا فیصلہ کرے گا۔ یہ ہو سکتا ہے پولس کے لیے بھی پہلے سے موجود یسوع کو یسوع مسیحا کے طور پر حوالہ دینے کے لیے عجیب ہو، تاہم واپس نام اور دفتر کی ابدیت کو پڑھتے ہوئے جسے اُس نے پیدائش پر حاصل کیا تھا۔

پولس آسانی سے فلپیوں 2 میں پسندیدہ موضوع کی اصطلاحات کو سمجھ سکتا تھا: آدم کی مسیحیت۔ یہ آدم تھا جو خدا کی صورت پر، خدا کے بیٹے کے طور پر تھا(پیدائش 1 : 26، لوقا 3 : 38) ۔ جبکہ یسوع، دوسرا آدم (1 کرنتھیوں 15 : 45) بھی خدا کی شکل میں تھا(دونوں الفاظ " صورت " اور " شکل " کو تبدیل کیا کا سکتا ہے) ۔17 بہر حال، جہاں آدم، شیطان کے اثر نیچے تھا، خدا کے ساتھ مساوات کو قابو میں لاتا ہے(" تُم خدا کی مانند ہوگے،" پیدائش 3 : 5)، یسوع نہیں تھا۔ اگرچہ وہ اُس وقت الٰہی دفتر سے ہر حق کو رکھتا تھا وہ الٰہی موجودگی کو منعکس کرتے ہوئے مسیحا تھا، اِس نے خدا کے ساتھ مساوی ہونے کے لیے کسی چیز کو قابو میں کرنے کو کبھی قیاس نہیں کیا۔ اِس کی بجائے اُس کا تمام استحقاق کو، دُنیا کی بادشاہتوں پر اختیار رکھنے کی شیطان کی پیشکش کو ترک کر دیا

(متی 4 : 8۔10) ، اُس نے اپنی ساری زندگی میں خادم کے طور برتاو کیا، یہاں تک کہ صلیب پر ایک مجرم کی موت کے نقطے پر بھی ایسا ہی برتاو کیا۔

اِس عاجزی کی زندگی کے جواب میں، جیسے 110 زبور نے پیشن گوئی کی، خداوند اب یسوع کو مسیح خدا کو باپ کے دہنے ہاتھ ہونے کے لیے اوپر اُٹھا چُکا ہے۔ پولس ایسا نہیں کہتا کہ یسوع اپنی حالت کو دوبارہ حاصل کر رہا تھا جسے وہ عارضی طور پر ترک کر چُکا تھا۔ وہ بلکہ پہلی مرتبہ اپنی قیامت کی پیروی کرتے ہوئے اپنے اوپری دفتر کو حاصل کرتے ظاہر ہوتا ہے۔ اگرچہ اُس کی ساری زندگی مسیحا کے طور پر تھی، اُسکی حالت کی عوامی طور پر تصدیق کی گئی تھی جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے سے، دونوں " خداوند اور مسیحا" بنا(اعمال 2 : 36، رومیوں 1 : 4) اگر ہم اِس طرح یسوع کی زندگی کو پولس کی سرگزشت میں پڑھتے ہیں خداوند کی مسلسل خود انکاری کی تفصیل کے طور پر اِسے یسوع کے طرزِ زندگی پر کیا گیا ایک اور تبصرہ کے طور پر دیکھا جائے گا۔" اگرچہ وہ دولت مند تھا مگر تمہاری خاطر غریب بن گیا" (2 کرنتھیوں 8 : 9) جبکہ یسوع گر چُکا تھا، یسوع رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو حوالہ کر دیا۔

فلپیوں 2 کے استباس کا روایتی مطالعہ " خدا کی صورت میں " آسمان پر پہلے سے موجود زندگی کی طرف حوالہ پیش کرتے ہوئے تقریباً مکمل طور پر یسوع کی حالت کی سمجھ پر منحصر کرتا ہے۔ ترجمے اِس نظریہ پر بہت زیادہ تکیہ کر چکے ہیں۔ جُملے " خدا کی صورت پر تھا" میں فعل " تھا" نئے عہد نامے میں کثرت سے واقع ہوتا ہے اور کسی ذریعے سے " ہمیشگی کے وجود میں " ہونے کی سمجھ کو جاری نہیں رکھتا، اگرچہ کچھ ورژن زبردستی اِس مطلب کو اِس میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ 1 کرنتھیوں 11 : 7 میں، پولس کہتا ہے کہ مرد کو اپنا سر ڈھانکنا نہیں چاہیے کیونکہ وہ خدا کی صورت اور اُس کا جلال ہے۔ فعل یہاں خدا کی صورت میں ہونے کو بیان کرتے ہوئے " تھا" سے مختلف نہیں ہے۔ اگر ایک عام انسان خدا کا جلال اور صورت ہے، تو پھر کتنا زیادہ مسیح، جو خدا نمائندہ ہوتے ہوئے کامل انسان ہے جس میں الٰہی قدرت کی سب نمایاں صفات بسی ہوئی ہیں

(کلّسیوں 2: 9) ۔ فلپیوں 2 میں پولس کا ارادہ ابدی الٰہی موضوع کو متعارف کرانا نہیں تھا جو انسان بنا، لیکن عاجزی سے ایک سادہ سبق کو سکھانا تھا۔ ہمیں یسوع کی مانند بالکل اُسی رویہ کو اختیار کرنا ہے، یہ سوچتے ہوئے جو اُس نے کیا۔ ہمیں اپنے آپ کو تصور کرتے ہوئے نہیں پوچھنا جیسے ابدی الٰہی مخلوق انسان کے طور پر اِس زمین پر آنے کے معاملے میں خدا ہونے سے دستبردار ہوا۔

اِسے وسیع طور پر جانا نہیں جاتا ہے کہ فلپیوں 2 کا مطالعہ کرن کے بارے بہت سے، پہلے سے وجود رکھنے کے بیان کو سنجیدہ طور پر محفوظ کرنے کے عمل کو رکھتے تھے۔ الٰہیات کے ایک عام پروفیسر ریجیس نے 1923 میں لکھا" پولس اعتراضات سے دست بردار ہونے کے لیے فلپیوں سے بھیک مانگ رہا ہے،

اور ایک دوسرے کے ساتھ عاجزی کے ساتھ پیش آنے کے لیے کہہ رہا ہے۔ 2 کرنتھیوں 8 : 9 میں، وہ اپنے پڑھنے والوں کو فراخ دل ہونے کی نصیحت کر رہا ہے۔ یہ پوچھا گیا کہ آیا کہ مجسم ہونے کے اِس طریقہ کے بڑے مسئلے کی طرف حوالہ دینے سے اُس کے لیے یہ دو سادہ اسباق لاگو کرنا اُس کے لیے سراسر فطرتی ہے۔ اور بہت سوں سے ایسا سوچا گیا اُس کی سادہ فریاد بہت زیادہ اثر رکھے گی اگر وہ 2 کرنتھیوں 10 : 1 میں، یسوع کی انکساری اور اپنی قُربانی کی متاثر کرنے والی مثالوں کی نشاندہی کرتا ہے: میں مسیح کا حِلم اور نرمی یاد دلا کر خود تُم سے التماس کرتا ہوں۔"" اَن بیانات کا مصنف، اے۔ ایچ۔ میک نیل، مندرجہ ذیل پیرا گراف کی صلاح دیتا ہے: " اگرچہ یسوع اپنی ساری زندگی میں الٰہی تھا، اب اُس نے اِس استحقاق کو نہیں سوچا کہ وہ ہر طرح سے خدا کے ساتھ برابر ہونے کے طور پر اپنے آپ کو غلام کی فطرت اختیار کرنے کے مطابق برتاو کرے۔ 18

پولس اِس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ یسوع بنی نوع انسان پر کسی اور آدمی کے طور پر ظاہر ہوا (آدمیوں کی مانند) اُس کی زندگی، جس پر مکمل طور پر غور کیا گیا، خود انکساری کا مسلسل عمل تھا، جو صلیب پر اُس کی موت کے وقت مکمل عروج پر تھا۔ دوسرا آدم۔ پہلے کے غیر مشابہ، اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا کی مرضی میں داخل کرتا ہے اور نتائج سب سے بُلند و برتر مقام سے حاصل کیے جاتے ہیں۔

نئ تخلیق کا بانی (پیشوا)

آدم اور یسوع کے درمیان اشکال کے متوازی ہونے کی بنیاد مسیحا کے بارے پولس کی سوچ پر ہے۔ مسیح نئ تخلیق، کلیسیا کے لیے بالکل اُسی تعلق کو برداشت کرتا ہے، جیسے آدم نے پیدائش میں تخلیق کے لیے کیا۔ یسوع کے ساتھ شروع کرتے ہوئے، بشریت نے نیا آغاز کیا۔ یسوع میں نمائندہ کار شخص، نئے آدم کے طور پر، معاشرہ دوبارہ شروع ہوتا ہے۔ یہ ربط و ضبط سنجیدہ طور پر اُلجھن میں پڑتا اگر یسوع آخر کار انسان کے طور پر ابتدا نہ کرتا۔ جیسے آدم کو " خدا کے بیٹے "(لوقا 3 : 38) کے طور پر بنایا گیا، اِس طرح یسوع کا تصور اُسے " خدا کے بیٹے " کے طور پر تشکیل دیتا ہے (لوقا 1 : 35) یقینی طور پر آدم زمین سے ہے (1 کرنتھیوں 15 : 47) جبکہ یسوع " آسمان سے آیا ہوا شخص ہے " پولوس کے مطابق نہیں، اپنی پیدائش پر آسمان سے آیا ہوا ، لیکن اُس کے دوبارہ آنا وفادار مُردوں کو زندہ کرنا ہے (1 کرنتھیوں 15 : 45) ۔ اِس نقطے پر ہم پہلے سے وجود رکھنے کے روایتی طاریہ کے بارے خرابی کو دیکھتے ہیں۔ یسوع کی آسمان سے زمین کی طرف آنے کی تحریک پولس کے ذہن میں دوسری آمد کا مرکز ہے۔ بعد ازاں سوچنے کا مرکز اُس کی پیدائش میں بدل گیا۔ تاہم، پُر تجسس طور پر، روایتی تدبیر واپس تاریخ پر غور کرتی ہے، جبکہ بائبل ہماری بنیادی طور پر مسیحا کے مستقبل میں جلال کے ساتھ آنے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

ایسا نئ تخلیق کے لیے سربراہ اور خدا کے کائناتی مقصد کے طور پر ہے جیسے پولس یسوع کو کُلسیوں 1 میں بیان کرتا ہے۔ اُس کا ارادہ سب سے اعلیٰ حالت کو دکھانا تھا جسے یسوع قیامت اور نئے فرمان میں اپنی فضیلت کے ذریعے جیت چُکا ہے، مذہب کے ہم چشم نظاموں کے دعویٰ کرنے کے خلاف، جس سے کُلسیوں کو دھمکایا گیا تھا۔ سب اختیار والوں کو مسیح میں خلق کیا گیا تھا (کُلسیوں 1 : 16) ۔ پس یسوع نے بھی دعویٰ کیا:: " آسمان اور زمین کا کُل اختیار مُجھے دیا گیا ہے (متی 28 : 18) ۔ پولس کے لیے " سب چیزوں " کا یہاں مطلب ذہین، زندہ وجود رکھنے والی تخلیق میں " تخت، اختیار، حکمران، اختیار والے " ہیں، جنھیں " مسیح کے وسیلے " ، " مسیح میں " خلق کیا گیا تھا، " مسیح کے لیے نہیں " ۔ یہ اُس کی بادشاہت ہے جو پولس کے ذہن میں ہے (کُلسیوں 1 : 13)۔ یسوع تمام مخلوقات میں اور اِس کے ساتھ ساتھ جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا ہے (آیات 15،18) ۔ 19 اصطلاح " پہلوٹھا " اُس کے نئے خلق کردہ فرمان کا سر ہونے اور اِس کے ساتھ اِس کے ذریعہ، حالت کا خاکہ اُتارتا ہے جسے اُس نے مُردوں میں سے زندہ ہونے کے ذریعے پہلوٹھا

ہوتے ہوئے ہمیشہ کے لیے حاصل کیا۔ مکاشفہ 3 : 14 میں، یوحنا یسوع کو اِسی طرح " خدا کی تخلیق کی ابتدا " کے باور پر بُلاتا ہے، جس کا فطرتی طور پر مطلب کہ وہ خود تخلیق کا حصہ تھا، اِس " پہلوٹھے کا ایک ایسے شخص کے طور پر خاکہ کھینچا گیا ہے جو سب سے اعلیٰ دفتر کو تھامے ہوئے ہے جسے زبور 89 : 27 میں دکھایا جا سکتا ہے، جہاں " پہلوٹھا " مسیحا، زمین کے سب بادشاہوں میں سب سے بُلند و برتر ہے " جیسے داود لوگوں کی جانب سے چُنا گیا اور اُٹھا لیا گیا (زبور 89 : 19)۔ دوبارہ پولس مسیح کے تصورات کو پہلے ہی اچھی طرح عبرانی اقتباسات میں قائم کر چُکا ہے۔

پولس کے بیانات میں ہم کسی کو " دوسری، ابدی الٰہی مخلوق " کہ کھوج لگانے کے لیے مجبور نہیں کرتے۔ وہ دوسرے جلالی آدم کے ساتھ ہمیں پیش کرتا ہے، اب الٰہی دفتر کے لیے جی اُٹھنے سے جس شخص کو خالص طور پر بنایا گیا تھا (پیدائش 1 : 26، زبور 8)۔ یسوع نئی نسلِ انسانی کے سر کے طور پر اب انسانی نسل کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ آسمان ہیکل میں سب سے اعلیٰ سردار کاہن کے طور پر ہمارے درمیان پڑتا ہے (عبرانیوں 8 : 1)۔ خداوند کے جی اُٹھنے کے موضوعات کو سرفراز کرنے کے لیے، یہاں ایسا سوچنے کی کوئی وجہ نہیں کہ پولس 1 کرنتھیوں 8 : 6 میں وہ اپنے واضح طور پر بیان کیے گیے واحدانیت کے نقطہ نظر میں خلل ڈال چکا ہے: ہم مسیحیوں کے لیے، یہاں ایک خدا باپ اور ایک خداوند یسوع مسیح ہے۔ " کُلسیوں 1 میں کچھ بھی ہمیں مجبور نہیں کرتا کہ پولس، خبردار کیے بغیر، متی، مرقس، لوقا، یوحنا، پطرس، کے ساتھ تعلق کو علیحدہ کر چُکا ہے اور واحدانیت سے انحراف کر چُکا ہے جسے وہ بہت دھیان اور واضح طور پر ہر جگہ بیان کرتا ہے (1 تیمتھیس 2 : 5، افسیوں 4 : 6)، اور جسے اُس کے مکمل الیہاتی پس منظر میں عمیق طور پر دبا دیا گیا تھا۔

" زمین پر بسنے والوں کا اُس طرف آنا جس کی ہم بات کرتے ہیں "

عبرانی کے مصنفین یسوع کی بشریت پر خاص طور پر زور دیتے ہیں۔ وہ ہر طرح سے آزمایا گیا جیسے ہم آزمائے جاتے ہیں ماسوائے اِس کے وہ گناہ کے بغیر تھا (عبرانیوں 4 : 15)۔ خدا نے بیٹے کے وسیلے (ذریعے سے نہیں)، اپنے مقدر کے ساتھ جیسے مسیحا نظر میں تھا، عالم پیدا کیے (عبرانیوں 1 : 2)۔ ماضی میں بولنے والے آدمیوں کے ذریعے وہ ہمارے ساتھ وقت بہ وقت اور طرح بہ طرح ہم کلام ہونے کے بعد، خدا اب آخر کار ہمارے ساتھ ایک شخص کے ذریعے جو سچا بیٹا ہے بات کر چُکا ہے (عبرانیوں 1 : 2)۔ مصنف کا ہمیں بتانے کا یہ مطلب نہیں کہ (جسے خدا نے نہ جانا، مرقس 10: 6) یسوع پیدائش کی تخلیق میں ایک چُست عامل تھا۔ یہ خدا تھا جس نے ساتویں دن، اپنے کام کو ختم کرنے کے بعد، آرام کیا (عبرانیوں 4 : 4، 10)۔ 20 یہ خدا بھی ہے، جو اب " آنے والے جہان میں رہنے لے قابل " ہونے والوں کے لیے بیٹے کو متعارف کرائے گا: " جب وہ دُنیا میں بیٹے کو دوبارہ لاتا ہے " (عبرانیوں 1 : 6 این اے ایس بی) 21۔

جب مسیحا کو زمین پر دوبارہ متعارف کرایا جاتا ہے، اُس کے بارے دیے گئے بہت سے اہم بیانات تاریخ بنیں گے۔ سب سے پہلے، مسیحا کا تخت قائم کیا جائے گا (عبرانیوں 1 : 8)۔ (موازنہ، " جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے تخت پر بیٹھے گا، " متی 25 : 31)۔ 22 باپ کے الٰہی جلال کی نمائندگی کے طور پر، مسیحی عنوان " خدا " یسوع کے لیے لاگو ہو گا، جیسے کہ ایک مرتبہ اسرائیل کا انصاف کرنے والا تھا جو اسرائیل کے سب سے اعلیٰ منصف، مسیحا کا سایہ تھا (زبور 82 : 6)۔ زبور 102 : 25 سے ایک اور نبوت کی شناخت بھی مسیحا کی آنے والی بادشاہت کے ساتھ ہو گی۔ نئے آسمان اور نئی زمین کی بنیادوں کو مرتب کیا جائے گا جیسے یسعیاہ 51 : 16 اور 65 : 17 بھانپ لیتا ہے۔ عبرانیوں 1 : 10 کو آسانی کے ساتھ اِس مطلب کے لیے غلط پڑھا جا سکتا ہے کہ پیدائش میں خداوند مسیحا تخلیق کا ذمہ دار تھا۔ بہر حال، یہ مسیحی زبور 102 سے ایل ایکس ایکس سے

مصنف کے حوالے کو بُلند جگہ سے دیکھتا ہے۔ مزید براں، وہ خاص طور پر بیان کرتا ہے کہ بیٹے کے بارے اُس کا سچائیوں کا تسلسل اُس وقت کی طرف اشارہ ہے جب اُسے دوبارہ زمین پر لایا گیا(عبرانیوں 1 : 6) اور عبرانیوں 2 : 5 میں، وہ ہمیں ایک مرتبہ پھر بتاتا ہے کہ " یہ آنے والے جہان میں رہنے کے قابل" ہے جس کی بات وہ پہلے باب میں کر رہا ہے۔ مصنف کو اپنا ذاتی تبصرہ مہیا کرنے کی اجازت تھی۔ اُس کا تعلق مسیح کی بادشاہت کے ساتھ ہے، نا کہ پیدائش میں تخلیق کے ساتھ۔ کیونکہ مسیح کے نئے عہد نامے کے رویا کو نہیں بانٹتے جب ہمارا رُجحان آگے کی بجائے پیچھے دیکھنے کی طرف ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے آپ پوری بائبل کے مسیحی منظر کے لیے ہم آہنگ کرنا ہے۔ 23

نئے عہد نامے کا عبرانی پس منظر

یہ خلاصے کے طور پر مُفید ہو گا اور نئے عہد نامے کے مصنفین کی سوچ کی دُنیا سے ہمارے لیے مشرقی ہو گا اُن عبرانی اقتباسات سے بنیادی حوالہ جات کو تشکیل دینا جسے اُنہوں نے متحد ہو کر مسیح کی شخصیت کی سمجھ سے اخذ کیا تھا۔ اِسے کہیں بھی دکھایا نہیں جا سکتا کہ مسیحا کو نا آفریدہ مخلوق بننا تھا، ایک حقیقت جو ہمیں بائبل سے باہر ایسے ارتقائی نظریے پر غور کرنے کا سبب ہونی چاہیے۔
انسان کے لیے اصل مقصد، خدا کی صور اور جلال میں بنایا جانا، اُس کا زمین پر حکومت کرنے کی مشق کو کرنا تھا(پیدائش 1 : 26، زبور 8) ۔

یہ قیاس ہمارے استحصال سے بالاتر بھی کھویا نہیں جاتا اُس زبور نویس کے لیے جو " جلال" کی بات کرتا ہے اُس آدمی کے ساتھ جسے تاج پہنایا گیا" تا کہ سب چیزیں اُس کے پیروں تلے ہوں" (زبور 8 : 5، 6) جیسے الٰہی منصوبہ آشکارہ کیا جاتا ہے یہ واضح ہوتا ہے کہ وعدہ کی گئی" عورت کی نسل" جسے شیطان کے سبب سے تہہ و بالا کیا جانا ہے(پیدائش 3 : 15) وہ داود کی نسل ہو گی(2 سیموئیل 7 : 13۔16) وہ خدا کا اپنا باپ کہے گا(2 سیموئیل 7 : 14) اور خدا کے بیٹے، مسیحا کے طور پر مقرر ہو گا، جسے خداوند زمین کی حکمرانی سپرد کرتا ہے(زبور 2) اپنے شاہی دفتر کو اُٹھانے کے بعد، بہر حال، مسیحا کا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنا اور عنوان" خداوند" کو دل میں رکھنا ہے(زبور 110: 1) 24 ابنِ آدم کے طور پر، نمائیدہ کار شخص کے طور پر، وہ خداوند سے اِس کائنات کی بادشاہی کو چلانے کے اختیار ہو حاصل کرنے کے بعد آسمان پر اپنی جگہ لے گا(دانی ایل 2 : 44، 7 : 14۔ اعمال 3 : 220، 21) ۔ اُس کی پہلی آمد کو رکھتے ہوئے لوگوں کے گناہوں کو برداشت کرنا(یسعیاہ 53، زبور 22) ، اُسے خدا کے پہلوٹھے کے طور پر، زمین کے بادشاہوں کے پر حکمرانی کرنے کے لیے دوبارہ آنا ہے(زبور 89 : 27) داود کے سایہ کی مانند جسے لوگوں سے بھی چُنا گیا تھا(زبور 89 :19، 20)۔
دوسرے موسیٰ کے طور پر، مسیحا کو اسرائیل میں اُٹھنا تھا(استثنا 18 : 18) ، ایک کنواری سے اپنی مافوق الفطرت پیدائش سے اپنے الٰہی بیٹے پن سے نکلتے ہوئے۔(یسعیاہ 7 : 14، لوقا 1 : 35) ، اور مُردوں میں سے اپنی قیامت کے وسیلہ سے خدا کے بیٹے کے طور پر تصدیق شُدہ ہوتے ہوئے(رومیوں 1 : 4) ۔ کاہنِ اعظم کے طور پر، مسیحا اب آسمان سے اپنے لوگوں کی خدمت کرتا ہے(عبرانیوں 8 : 1) اور سب چیزوں کی تجدید کے وقت کا انتظار کرتا ہے(اعمال 3 : 21) ، جب اُسے زمین پر بادشاہوں کے بادشاہ کے طور پر متعارف کرایا جانا تھا، زبور 45 کی الٰہی شکل کے طور پر(عبرانیوں 1 : 6۔8) اُس وقت، بادشاہت کے نئے زمانہ میں، وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ حکمرانی کرے گا(متی 19 : 28 ، لوقا 22 : 28۔30، 1 کرنتھیوں 6 : 2، 2 تیمتھس 2 : 12 ، مکاشفہ 2 : 26، 3 : 21، 20 : 4) ۔ جیسے آدم زمین پر انسانی مخلوقات کا سر ہے، اُسی طرح یسوع بشریت کے نئے فرمان کا خلق کیا ہوا سر ہے، جس میں انسانی نسل کا خیال پورا کیا جائے گا(عبرانیوں 2: 7) ۔

اِس مسیحائی فریم ورک میں شخص اور یسوع کے کام کو رسولوں سے وضاحت کی گئیں اصطلاحات سے سمجھا جا سکتا ہے یہاں تک کہ اُن کا مقصد جب بہت پیشگی مسیحیت کا پرچار کرنا ہے یعنی یسوع پر مسیحا اور خدا کے بیٹے کے طور پر ایمان رکھنا (یوحنا20: 31) ،جو تاریخ میں خدا کے سارے مقصد کا مرکز ہے (یوحنا1 : 14) ۔ اگرچہ یسوع اپنے باپ کے ساتھ ظاہری طور پر ترتیب دینے کے لیے بہت آگاہ ہے، باقی بائبل کی واحدانیت کے " خدائِ برحق " میں باقی رہتے ہیں (یوحنا17 : 3) ۔ پس یسوع ایک خدا، اپنے باپ کی موجودگی کی نمائیندگی کرتا ہے۔ یسوع انسان میں، عمانوئیل، ایک خدا ہمارے ساتھ ہے (یوحنا14 : 9) ۔25

ابنِ خدا سے خدا بیٹے تک

ہم الہامی ایکارڈز میں آشکارہ کیے گئے مواد کے بہت سے معیاروں کو اکٹھا کرنے سے بائبل کے یسوع کے جانچ کر چکے ہیں۔ تصویر جو ضم ہوتی ہے اُس تصویر سے مختلف ہے جسے روایتی مسیحیت کے ذریعے پیش کیا گیا جس میں مسیح کی شخصیت جسے ہم بیان کر چکے ہیں یہ بائبل کے ایمان کے پہلے اصول کو نہیں اُلجھاتی ، جیسے کہ ایک پر ایمان رکھنا جو اکیلا برحق اور واحد خدا ہے (یوحنا17 : 3، 5 : 44) ۔
یہ دیکھنا آسان ہے کہ کیسے بائبل کا مسیحا ماضی کے بائبلی ماہرِ الہیات سے " خدا کا بیٹا" بنا۔ ایسا صرف تب ممکن تھا جب بائبل کے ضروری مسیحا ازم کو آہستہ آہستہ دبایا گیا تھا۔ اصطلاح، " خدا کا بیٹا" جو کہ کلام ہے اِسے خالص طور پر مسیحی عنوان کو انسان کے جلال کے لیے بیان کرتے ہوئے باپ کے ساتھ شراکت کے لیے مطلع کرنا تھا، اِسے دوسری صدی سے غلط سمجھا گیا تھا اور خدا / انسان کی الہی فطرت کے لیے لاگو کیا گیا تھا۔ بالکل اُسی وقت پر موسوم کیا گیا "ابنِ آدم" انسان کے نمائندہ کار کے طور پر مسیحا سے کم تر نہیں، جسے اُس کی انسانی فطرت کی طرف حوالہ پیش کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ اِس طرح دونوں عنوان، ابنِ خدا اور ابنِ آدم نے اپنے اصل مسیح کے مطلب کو خالی کرتے ہوئی کھو دیا تھا۔ جبکہ پُرانے عہدنامے کی گواہی کو وسیع طور پر رد کیا گیا تھا، اِس کے ساتھ ساتھ ترتیب دی گئی اناجیل، اعمال، پطرس، یعقوب، اور مکاشفہ کی کتاب میں یوحنا کو رد کیا گیا، یوحنا کی انجیل میں آیات کے تسلسل اور پولس کے دو یا تین خطوط کو نئے خیال کے موافق ٹھہرانے کے لیے دوبارہ تشریح کی گئی کہ یسوع ابدی تثلیث، مساوی اور بنیادی طور پر خدا کا دوسرا رُکن تھا۔ بہر حال، یسوع، بائبل کی دستاویز کا بمشکل یسوع ہے۔ وہ ایک دوسرا یسوع ہے (2 کرنتھیوں 11 : 4) ۔

انسان اور غیر واضح پیغام

مسیحا کے بائبلی مقصد کو کھونا مسیحائی بادشاہت کے مطلب کے کھونے کے ساتھ مساوی ہوتا ہے جو کہ یسوع کی تعلیم کا مرکز اور انجیل کا دل ہے (لوقا4: 43 ، اعمال8 : 12، 28 : 23، 31) ۔ نئی زمین میں مسیحا کی بادشاہت کے استحکام کے لیے اُمید، پورے پُرانے عہدنامے کی نبوت کا موضوع جس کی یسوع تصدیق کرنے کے لیے آیا (رومیوں 15 : 8) ، اُسے آسمان کی اُمید کے وسیلے بدل دیا گیا جب آپ مرتے ہیں، اور گراں قدر پروپگنڈہ کے ساتھ تعلیم سے بے بہرہ لوگوں کو قائل کیا گیا (اور قائل کرنا جاری ہے) کہ یسوع نے کبھی زمین پر خدا کی بادشاہت کے طور پر کسی چیز پر جو زمینی، سیاسی، یا" غیر روحانی" ہے یقین نہیں کیا۔

بنیادی تبدیلیوں کا نتیجہ جو آہستہ آہستہ کلیسیا کی نگہبانی پر غالب آیا(دوسری صدی کی ابتدا پر) جس نے خدا کی بادشاہت کے بارے، یسوع، انجیل کے مرکزی پیغام کو کھو دیا(لوقا4 : 43، اعمال8 : 12، 28: 23، 31) اِس کے ساتھ ساتھ اِس سمجھ کو کہ وہ کون تھا۔ کلیسیائیں وضاحت کرتے ہوئے اِس اُلجھن میں چھوڑی جاتی ہیں کہ کیسے مسیح کو ایک جانب مسیحا کے بارے پُرانے عہد نامے کی نبوتوں کو پورا کرنا تھا، جبکہ اُسے پُرانے عہد نامے کے وعدوں کو رد کرنے کے طور پر فرض کیا گیا ہے کہ مسیحا زمین پر حکمرانی کرنے کے لیے آ رہا ہے! نظریہ عموماً پیشگی ہے کہ یسوع نے پُرانے عہد نامے کو برقرار رکھا جتنا زیادہ اِسے محبت کے قیاس کے لیے سکھایا گیا، لیکن خدا کی بادشاہت کے ماتحت زمین پر معاشرے کی تجدید کی تاریخ میں نبیوں کے برباد کرنے والے الٰہی دست انداز ہونے کے رویا کو رد کیا۔26 مختصراً، یسوع کو مسیحا ہونے کا دعویٰ کرنے کے طور پر فرض کیا گیا ہے، لیکن بالکل اُسی وقت حکومتِ الٰہی کی تجدید کے لیے ساری اُمید سے خارج ہونا ہے جس کے لیے اُس کے ہم عصر ہونے کا تعلق ہے۔

یہاں بالکل کوئی شک نہیں کہ اسرائیل میں وفادار لوگ بلاشبہ مسیحا کے اِس زمین ہر حکومت کرنے کے لیے اُس کے آنے کی راہ دیکھ رہے تھے، اِس طرح اِسے بہت سی " ناتمام " توقعات کے ساتھ بہت دیر تک قائم رکھا گیا۔ 27 سوال کے طور پر کہ کیوں یہودی پختہ مسیحیی راج کو زمین پر خاموشی کے ساتھ بھانپ کر نکلنے کی توقع کرتے تھے۔ اگر ایسا پوچھا جاتا، ظاہری طور پر جواب یہی ہونا تھا کہ پُرانے عہد نامے کے اقتباسات نے اِس کی پیش بینی کرتے ہوئے وضاحت کی ہے۔

کلیسیاؤں کو یہ ذہن نشین کرتے ہوئے آنا تھا کہ وہ بائبل کے ساتھ واضح طور پر صرف پہلے الٰہی ڈرامہ کی اجازت سے کام نہیں کر رہی ہیں، وہ حصہ جس کا تعلق مسیحا کے دُکھ برداشت کرنے اور مرنے کے ساتھ ہے، جبکہ دوسرے عمل کو برخاست کرتے ہوئے، مستقبل میں مسیحا کے فتح یاب بادشاہ کی آمد کے طور پر، اِس زمین پر خدا کے سفیر کے طور پر موثر اور پائیدار امن کو پیدا کرنے کے لیے۔ یسوع کا جی اُٹھنا اور آسمان پر اُٹھایا جانا اور موجودہ طور پر اُس کا باپ کے دہنے طرف بیٹھنے کا دورانیہ خدا کے بیٹے کی فتح کا صرف ایک حصہ ہے، جیسے نیا عہد نامہ اِسے سمجھتا ہے۔

تاریخ میں مسیح کے کارِ منصب کے بارے سوچنے کے روایتی طریقے سنجیدہ اور بنیادی غلط رائے کے درجہ کو کم کرتے ہیں۔ اِس کا تعلق مسیحا کے سیاسی، دینوی کام کے ساتھ ہے جو کہ مسیحا پن کا جزوی اصول ہے۔ اُس وقت سے لیکر اب تک، ہر کوشش ایمان کو، صاف طور پر اقتباس کے بیانات کے برعکس سہارا دیتی ہے، کہ کلیسیا کے ساتھ یسوع کے وعدے کہ اِس کا اُس کے ساتھ مستقبل میں مسیحائی بادشاہت حکمرانی کرنے کو (متی19 : 28، لوقا22 : 28۔30) موجودہ طور پر لاگو کرنا ہے۔ جو بُلند جگہ سے دیکھنا جاری رہتا ہے وہ یہ کہ جب اِس موجود دور کے خاتمے پر، " یسوع اپنے جلال میں آتا ہے " (متی25 : 31)، " اِس نئے دور میں " جب وہ بادشاہ کے طور پر اپنے تخت کو سنبھالے گا " (متی19 : 28) ، تب کلیسیا کو اُس کے ساتھ حکمرانی کرنی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہاں خیف سا شک ہو، الٰہی مخلوقات کا کلیسیا کے لیے ہم آواز ہو کر گانا، اُسے ہر قوم کے برابر کرتا ہے، جسے خدا نے " زمین ہر حکومت کرنے کے لیے " (مکاشفہ5 : 10) بادشاہوں اور کاہنوں کے لیے تشکیل دیا تھا۔ زبور2 کی خالص مسیحیت مکاشفہ2 : 26 اور3 : 21 کے طور پر ہمیشہ مضبوط ہونے کے طور پر باقی رہتی ہے، اور یہاں کلیسیا کے لیے یسوع کے اپنے ذاتی الفاظ ہیں(مکاشفہ1 : 1، 22 : 16) ۔ کلامِ مقدس کا یسوع پُرانے عہد نامے کی نبوت اور الہامی ادبیت کے مسیحا کی علاوہ نہیں ہے۔

یہاں چرچ جانے والوں کے لیے اپنے آپ کو اقتباسات کی ذاتی تحقیقات کو موجود اِس یا اُس عقیدے سے " ایمان کے ساتھ " اِسے قبول کرنے کے لے مبتلا ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ ہمیں یہ قبول کرنے کے لیے مخلص بننا ہے کہ اکثریتی آرا خود بخود درست نہیں ہیں اور اِس روایت کا، غیر تنقیدی طور پر قبول کرنا، شاید اصل ایمان کو دفن کرتے ہوئے دور جا چکا ہے جیسے یسوع اور رسولوں نے اِسے سکھایا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہمیں کنعان ایچ۔ ایل۔ گوج کے

مشاہدے کو سنجیدہ طور پر لینا چاہیے، جب اُس نے آفت کے بارے لکھا جو رونما ہوئی" جب عبرانیوں کی بجائے رومیوں اور یونانیوں کا ذہن کلیسیا پر غالب آنے کے لیے پہنچا۔ یہ کینن گوج کے مطابق " تعلیم اور عمل میں ایک آفت تھی"۔ جس سے کلیسیا کبھی دوبارہ ڈھانپی نہ گئی۔"28 افاقہ صرف اِس طرح شروع ہو سکتا ہے جب یوحنا کی خبرادری پر غور کیا جائے کہ" کون جھوٹا ہے سوا اُس کے جو یسوع کے مسیح ہونے کا اِنکار کرتا ہے" (1 یوحنا2 : 22) ۔29 یسوع کو مسیحا کے طور پر مشتہر کرنا تھا، اُس سب کے ساتھ اُس اعلیٰ طرز کی اصطلاح کا مطلب اِس کی بائبلی ترتیب ہے۔

جو سکالرز قبول کرتے ہیں

"یسوع می منادی" پر لکھے گئے آرٹیکل میں (ڈکشنری آف کرائیسٹ اینڈ اپاسلز، والیم 11، صفحہ 394)، جیمس ڈینی کہتا ہے: " یہ کہنا بے فائدہ ہے کہ یسوع مسیح ہے، اگر ہم نہیں جانتے یسوع کون یا کیا ہے۔ ایسا کہنے کا کچھ مطلب نہیں کہ ایک ناواقف شخص خدا کی دہنی طرف ہے، بُلند اور اقتدارِ اعلیٰ، جتنی زیادہ گرمجوشی سے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ خدا نے اُنہیں اِس عروج میں شہزادہ اور نجات دہندہ دیا تھا، اُتنے ہی شوق سے وہ اُس سب کچھ کو جانیں گے جس کو ممکنہ طور پر اُس کے بارے جانا جا سکتا تھا۔"

یہ زبردست بیان ایک اور قابلِ قدر مشاہدے سے اتباع کرتا ہے کہ" یہاں مسیح کی منادی نہیں ہے جساِس بنیاد پر بھروسہ نہیں کرتا جس" بقیہ کی منادی" رسول کر رہے ہیں۔" پھر یسوع اور رسولوں نے کس کی منادی کی؟" ایک طریقہ جس میں یسوع نے سچے مذہب کے لیے اپنے کامل مطلب کی نمائندگی کی وہ یہ تھا: اُس نے مسیحا کے طور پر اپنے آپ کا لحاظ کیا۔ مسیحائی کارِ منصب ایک تھا جسے صرف ایک شخص کے ذریعے مکمل کیا جا سکتا تھا، اور وہ شخص خود سوال میں تھا، وہ تھا اور کوئی دوسرا مسیح نہیں تھا۔" یہ سب کچھ زبردست ہے، لیکن خیالات جو یسوع کے مسیحاپن کے بارے بے چینی کو ظاہر کرنا شروع ہوتے ہیں وہ اقوال کے برعکس نفرت ہے۔" لیکن کیا مسیح ایک وہمی گُمان ہے جسے ہم ایک دوسرے زمانہ کے کسی مقصد کے لیے استعمال کر سکتے ہیں؟ صرف، اِسے اِس طرح جواب دیا جانا ہے، اگر ہم اصطلاح کی مزید چوڑائی کو استعمال کرتے ہیں۔" جیمس ڈینی اِس ے آگاہ ہوتے ہوئے دکھائی نہیں دیتا کہ اُسے یسوع کے بائبلی مسیحاپن تباہ کرنا ہے، اور، جبکہ یسوع اپنے مسیحائی تخت سے، یسوع کی پہچان کو غیر واضح کرنے کے لیے، اِس سے الگ نہیں ہو سکتا۔ وہ جاری رکھتا ہے،" یہ اُن کے لیے قابلِ یقین ہے جو سب سے پہلے مسیح کے طور پر یسوع پر ایمان رکھتے ہوئے آئے، نام جو اِسے ہمارے لیے ہونے کی بجائے زیادہ اہم ہے،، یہ شکل اور رنگ رکھتا تھا جس کو اِس نے مزید نہ رکھا۔" لیکن یہ اِس مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہم اِس بصیرت کو کھو چکے ہیں جو ایمان رکھنے کے لیے اِس کا مطلب ہے کہ یسوع مسیحا ہے۔ ڈینی نقش دیتا ہے کہ اب ہم مسیحاپن کے بارے، بائبل کی تعریف کو دھیان میں نہ لاتے ہوئے اپنے ذاتی نظریہ کو قائم کرنے کے لیے آزاد ہیں۔

بہرحال، درست طور پر ایسا تھا کہ رُجحان جو سولوں کی وفات کے بعد فوراً کلیسیا کے لیے آفت (تباہی) لایا۔ کلیسیا (چرچ) مسیحا کے اپنے ذاتی تصور کو قائم کرنے کے لیے شروع ہوا، اور ایسا کرتے ہوئے بائبل کے یسوع کے ساتھ چھونے کو کھو دینا۔ ڈینی کہتا ہے کہ اصطلاح مسیحا،" اِس سے متعلق توقعات کو رکھتا تھا جو ہمارے لیے قوتِ حیات کو کھو چُکا ہے جس وہ ایک مرتبہ مالک تھے۔" درست طور پر، لیکن کیوں وہ اپنے مطلب کو کھو چکے ہیں، اگر نہیں کیونکہ ہم ایمان رکھنے سے دستبردار ہو چکے ہیں جو بائبل ہمیں مسیحا کے بارے بتاتی ہے؟" خاص طور پر، ڈینی کہتا ہے،" ایسچیٹیلوجیکل 30 ایسوسی ایشن کی اصطلاح کہ مسیحا ہمارے لیے اہم نہیں ہے جو پہلے ایمان رکھنے والے تھے۔ یسوع کی تعلیم میں یہ ایسوایسی ایشن ابنِ آدم کے عنوان کے چوگرد جھرُمٹ

دال دیتے ہیں۔۔۔ جسے مسیح کے مترادف کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔۔۔ یہاں کچھ بھی مسیح ک کردار میں یسوع کے دوسری آمد کی بجائے مسیحیت کی مزید قدیم صفت نہیں تھی۔ یہ اُس کا جوہر تھا جو ابتدائی کلیسیا کا اُمید کے لیے مطلب تھا۔۔۔ مستقبل پر ہمارا اوپر سے دیکھنا اُن سے مختلف ہے۔"

کس اختیار پر یہ مختلف ہے؟ یقینی طور پر ایک شخص کو ایک طرف لٹایا نہیں جا سکتا بائبل کی مسیحیت کی شکل وصورت کی نمایاں صفات میں سے ایک اور اُسے بُلانے کو جاری رکھنا جو اُسی ایمان میں رکھتا ہے۔ 31 یہ ابتدائی کلیسیا کی نمایاں صفت سے ہلکا سا محکمہ دارانہ ہے جو ہمارے لیے اِس کے درمیان جسے ہم مسیحیت اور جو رسول اِس نام سے سمجھتے تھے کے درمیان ہمارے لیے خطرناک فرق کا اشارہ ہونا چاہیے۔ یہ ایسا کہنے کے لیے کچھ سمجھ نہیں بناتا کہ ہم مسیحی ہیں اگر ہم مسیحا کے نئے عہد نامے کے گُمان کی ضروری صفت سے دستبردار ہو چکے ہیں جس میں ہم ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

ڈینی درست طور سے سکالرز کے درمیان رُجحان کے لیے مشتبہ ہے "خاموشی سے فرض کیجیے کہ مسیح پر ایمان رکھنا ایک غلطی ہے اُن کے طور پر جنہوں نے پہلے اُس پر ایمان رکھنے کی منادی کی۔ ایسی تنقید اِسے یسوع کی شخصیت کو بالکل ہمارے جیسا بنانے کا کام کرتی ہے اور اُس کا شعور درست طور پر وہ جو شاید ہمارا ہے" (میری تاکید)۔

یہی درست طور پر ہمارا مسئلہ ہے، لیکن یہ ڈینی کا بھی ہے، جو قبول کرتا ہے کہ، "مستقبل پر ہماری غور کرنا رسولوں سے مختلف تھا۔" لیکن مستقبل پر اُن کے غور کرنے کی بنیاد اُن کے مسیحا کے طور پر یسوع کی سمجھ کے مرکز پر تھی، خدا کی مستقبل کی بادشاہت کا حکمران جس کی قدرت کو یسوع کی خدمت میں پیشگی عیاں کر دیا گیا تھا۔ کس ممکنہ منطق سے ہم اُمید کو ترک کر سکتے ہیں جو کہ "رسولی مسیحیت کی بنیادی صفت" تھا اور اب بھی مسیحی ہونے کا دعویٰ کر تے ہیں؟ اِس خود کی تردید میں کلیسیاوں کی یسوع کے ساتھ مسیحا کے طور پر وفادار رہنے کی بڑی ناکامی واقع ہوتی ہے۔ ہم اپنی ذاتی نگہبانی اور مسیحا پن کے اپنے ذاتی نظریے کو فوقیت دیتے ہیں، اور ہم اِسے چھوڑ چکے ہیں مناسب طور پر یسوع کے نام کے اپنے ذاتی خیال کے ساتھ جوڑنے کے لیے چھوڑ چکے ہیں۔ کیا ہم اپنے مشرک دلوں کی صورت کے بعد "ایک اور یسوع" کو خلق نہیں کر چکے ہیں؟

مسیحیت پر معیاری کاموں کا مطالعہ کچھ غیر معمولی اعترافات کو عیاں کرتا ہے جو پڑھنے والوں کو یسوع کے بارے سچائی کے لیے ذاتی جستجو کا انتظام کرتا ہے۔

خدا کے بیٹے کے مضمون میں، ولیم سینڈے، آکسفورڈ میں الہیات کا پروفیسر، سوال پوچھتا ہے کہ آیا کہ یہاں چاروں اناجیل میں کوئی عبارات ہیں جو ہماری یسوع کے "پہلے سے موجود خدا کے بیٹے" کے طور پر نظریے کی جانب راہنمائی کرے۔ وہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ متی، مرقس اور لوقا میں یسوع کے بارے تمام بیانات زمین پر یسوع کی زندگی کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ یہاں اُس کی پیدائش سے پہلے اُس کے خدا کا بیٹا ہونے کا ایک بھی حوالہ نہیں ہے۔ اگر ہم یوحنا کی انجیل کی جانچ کرتے ہیں، "ہمیں کسی طرح اِس اسلوبِ بیاں کے بارے غور کرنا ہے جو کہ ابہام سے مبرہ ہیں۔ شاید یہاں کوئی نہیں ہیں" (بائبل کی ہاسٹنگ ڈکشنری، والیم، 15، صفحہ 576، میری تاکید)۔

پھر، یہاں کسی راہنما ماہر کا پُر اثر بیان ہے کہ یہاں چاروں اناجیل میں یسوع کے لیے اُس کی پیدائش سے پہلے خدا کا بیٹا ہونے کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔ اب یہ حقیقت باقی رہتی ہے کہ کلیسیائیں یسوع کے ابدی بیٹے پن کے بارے ایمان کے بنیادی اور ناگریز عقیدے کے طور پر سکھاتی ہیں۔

پروفیسر سینڈے اندازہ کرنے کو چھوڑتا ہے کہ کیوں متی، مرقس اور لوقا یسوع کے پہلے سے وجود کے بارے کچھ نہیں جانتے۔ "غالباً ایسا ہے کہ مصنفین نے موضوع پر بالکل عکس نہیں ڈالا، اور اِس پر ہمارے خداوند کی تعلیم کے حصے کو دوبارہ پیدا نہیں کیا" (ابدی، صفحہ، 577)۔ جب وہ خطوط پر آتا ہے

سینڈے صرف قیاس کر سکتا ہے کہ یہاں ہو سکتا ہے عبرانیوں 1 : 1۔3 میں قبل از وجود بیٹے کے لیے حوالہ ہو، لیکن لازمی طور پر بغیر کسی ذریعہ کے۔
کُلسیوں 1 : 15 پر وہ کہتا ہے کہ،" پہلوٹھے کا راہنما نظریہ پہلوٹھے کے قانونی حقوق ہیں، اُس کی اُن سب پر سبقت ہے جو اُس کے بعد پیدا ہوئے۔"
وہ اضافہ کرتا ہے کہ،" فوقیت کے اِس خیال کو مستثنیٰ کرنا غلط ہے۔" وہ اپنے مشاہدات سے نتیجہ اخذ کرتا ہے ایک جرمن تھیا کا جین کا حوالہ دیتے اور کہتے ہوئے کہ " پُرانے عہد نامے اور ربینزم سے یہاں مسیح کی الوہیت کی تعلیم کی طرف کوئی راہ نہیں ہے (مثال کے طور وہ خدا ہے) ۔پروفیسر ورنل نے قائم رکھا کہ " خدا کے بیٹے کا عنوان یہودی ہے اور خدا کے بیٹے سے خدا بیٹے تک کا مزید مرحلے کو غیر اقوام سے جو مظاہر پرستی سے منتقل ہوئے اُن کے کُشادہ نظریات سے لایا گیا ہے۔"(ابد، صفحہ 577)۔
اِس قسم کے بیانات دکھاتے ہیں کہ قبل از وجود بیٹے" کی عمارت جس لرزتی ہوئی زمین پر تعمیر ہوتی ہے۔ امکان کو لازماً چوکور طور پر سامنا کرنا ہے کہ یسوع کے بارے پُر تکبر بیانات جن کا انحصار پہلے بائبل کے اوقات سے رسولوں کی بجائے اُن کے اپنے اختیار پر تھا۔ عقلمندانہ کورس بذاتِ خود کلام کے پُر تکبر بیانات پر کھڑا ہوتا ہے اور یسوع کے ساتھ پہچان کرتا ہے کہ،" اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تُجھ خدایِ واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔"(یوحنا17 : 3)

یسوع، انسان اور ثالث

یسوع کو رسولوں سے " خدا کا بیٹا" پیش نہیں کیا گیا۔ یہ عنوان بائبل میں کہیں ظاہر نہیں ہوتا۔ یسوع خدا کا بیٹا، مسیحا ہے، جس کی ابتدا کو اُس کے معجزاتی تصور کے لیے تلاش کیا گیا(لوقا 1 : 35) ۔نئے عہد نامے میں بقیہ اقتباسات کا ایک خدا کو اسرائیل کے خلق کرنے والے خدا کے طور پر پُرانے عہد نامے میں ایک شخص ظاہر کیا گیا ہے۔ یسوع" خود انسان" (1 تیمتھیس 2 : 5) خدا باپ اور انسان کے درمیان ثالث ہے۔ یہ یسوع " بے انتہا" کو بچا سکتا ہے(عبرانیوں 7 : 25)۔ کسی اور یسوع سے بناوٹی دھوکے باز کے طور پر ہونے سے اجتناب کرتا ہے، اور اِس میں گرنا بہت آسان ہے
(2 کرنتھیوں 11: 4)۔

کلیسیائی اعتراف

کلیسیا جسے یسوع نے قائم کیا اِس کی بنیاد مرکزی اعتراف کی بنیاد پر ہے کہ یسوع مسیحا، خدا کا بیٹا ہے(متی 16: 16) ۔اِس اعتراف(اقرار) کو سنجیدہ طور پر مسخ کر دیا گیا جب نئے غیر بائبلی مطلب کو اصطلاح" خدا کے بیٹے" کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ ایسا بگاڑ رونما ہوا جسے الہیات کی تاریخ کے طالبِ علموں پر عیاں کرنا چاہیے تھا۔ اِس کے اثرات آج کے دن تک ہمارے ساتھ ہیں۔ جس کی شدت سے ضرورت ہے وہ پطرس کے چٹانی اعتراف کی طرف پلٹنا ہے، جو، خدا کی حضوری میں

(متی16 : 16) یہودی (اعمال2، 3) میں، اور جس نے اپنی خدمت کے اختتام پر اعلان کیا کہ اسرائیل کا مسیحا، دُنیا کا نجات دہندہ ہے، جسے خدا کے ساتھ موافقت میں پہلے سے جانا گیا تھا لیکن جسے آخری زمانوں میں آشکارہ کیا گیا (1 پطرس1 : 20) ۔یسوع کے مسیحا پن کی شاندار حقیقت کو صرف الٰہی مکاشفہ کے ذریعے سمجھا گیا ہے (متی16 : 17)۔

مسیحیت کے قائم کیے جانے کے خاکے کو لازماً عبرانی بائبل کے فریم ورک میں پیش کیا گیا۔ یہ ایسا ہے کہ ہم حقیقی، تاریخی یسوع کی دریافت کرتے ہیں جو ایمان کا یسوع بھی ہے۔ اِس فریم ورک سے باہر ہم " ایک اور " مسیح کو معلوم کرتے ہیں، کیونکہ اُس کے بائبلی بیان کیے گئے عنوانات اپنے اصل معنی کو کھو چکے ہیں (2 کرنتھیوں11 : 4) ۔

جب یسوع کے عنوانات نئے غیر اقتباسی مطلبکے ساتھ شامل کیا گیا، یہ واضح ہے کہ اُنہوں نے مزید اُس کی مخلصانہ شناخت کو آگے نہیں پہنچایا۔ جب ایسا ہوتا ہے مسیحی ایمان خطرہ مول لیتا ہے۔ اِسی لیے ہمارا کام، نبیوں کے رویا سے یسوع کو مسیحا کے طور پر مشتہر کرنا ہے، اور ہمیں مسیحا اور خدقا کے بیٹے سے مدِ نظر رکھنا ہے جو یسوع اور نئے عہد نامے کا اِن اصطلاحات سے مُراد تھی۔ کلیسیا صرف تحقیق شُدہ مسیحیت کی محافظت کا دعویٰ کر سکتی ہے جب یہ رسولوں کے ساتھ ہم آہنگی کرنے کی بات کرتی اور دُنیا کو بتاتی ہے کہ یسوع کون ہے۔

اپینڈکس

مسیحا کی نبوت کی گئیں متاثر کرنے والی حقیقتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ بالکل خدا نہیں ہے، بلکہ خدا کا بیٹا ہے، زبور110 : 1 نئے عہد نامے کی غالب مسیحیت کی عبارت ہے، جسے اشاری کنائے میں 23 مرتبہ کہا گیا۔ مسیحا اور خدا کے درمیان تعلق کو درست طور پر مسیحا ادونی (زبور110: 1) میں دئے جانے کے طور پر اشارہ کیا گیا۔ کلام " خدا " کی یہ شکل کو ناقابلِ تبدیلی کے طور پر (195 دفعہ رونما ہونے سے) پُرانے عہد نامے میں غیر خدائی خاکوں کو تجویز کیا گیا ہے۔ ادونی کو محتاط طریقے سے ادونائی سے الگ کیا گیا ہے۔ ادونائی اپنے مکمل 449 سانحات میں ہونے کا مطلب خدائی۔ ادونائی وہ لفظ نہیں ہے جسے زبور110 : 1 میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ خدا اور انسان کے درمیان اہم فرق مقدس عبارت کا بنیادی حصہ ہے، اور اِسکی خود یسوع سے متی22 : 41 میں تصدیق کی گئی ہے۔ یہ یسوع کو انسان کے زمرے میں رکھتا ہے، بہر حال سرفراز کرتا ہے۔ زبور110 : 1 پورے نئے عہد نامے میں خدایِ واحد کے تعلق میں مسیحا کے معیار کو بیان کرنے کی کُلیدی عبارت کے طور پر عیاں کرتا ہے (دیکھیے اعمال2 : 34-36) ۔

ادونائی اور ادونی (زبور110: 1)
نئے عہد نامے کی پسندیدہ پُرانے عہد نامے کی ثابت عبارت

کیوں مسیحا کو ادونی (میرا خدا) کہا گیا اور کبھی ادونائی (خداوند خدا) نہیں کہا گیا۔

" ادونائی اور ادونی مسیحائی کی بیشی ہے انسانیت سے الٰہی تمیز کی طرف حوالہ دیتے ہوئے۔ ادونائی خدا کا حوالہ ہے لیکن ادونی انسانی فضیلت کا حوالہ ہے۔

ادونی آدمی کاحوالہ: میرے خداوند، میرے آقا(دیکھیے زبور110: 1) ادونائی، خداوند خداکاحوالہ" (براون، ڈرائیور۔ برگس، پُرانے عہد نامے کا (= عبرانی اور انگریزی لیکسیکون، ادون کے ماتحت خدا) ، صفحات۔10، 11) ۔

" ادونی کی شکل (میرے خدا) ایک عظیم الشان عنوان(1 سیموئیل29 : 8)، اِسے محتاط طور پر الہی نام ادونائی(میرے خدا) یہوواہ کے استعمال سے الگ کیا گیاہے۔" ادونائی، خاص صیغہ جمع کی شکل

(الہی نام) اِسے ادونائی سے امتیاز کر تا ہے(چھوٹے حرفِ علت کے ساتھ =میرے خداوند

(پیدائش19 : 2میں پایا گیاہے)" (انٹرنیشنل سٹینڈرڈ بائبل انسایکلوپیڈیا،" خدا" ، صفحہ157)۔

" پُرانے عہد نامے میں خداکو ادونائی کاترجمہ کرنے کے طور پر استعمال کیا گیاجب اِسے الہی مخلوق کے لیے لاگو کیا گیا۔(عبرانی) لفظ۔۔۔(خاص علامت کے ساتھ) مان لینے کے طور پر امتیاز کی غرض سے، لاحقہ رکھتاہے۔ بعض اوقات یہ غیر یقینی ہے خواہ یہ الہی ہے یاانسانی لقب۔۔۔ میسوریٹک عبارت بعض اوقات اِس کافیصلہ کرتی ہے اِس خاصیت سے لفظ کے دوران فرق کرتے ہوئے جب'پاک' یاصرف "شاندار" ہو تاہے، بعض اوقات نشان(حرفِ علت) میں، ادونی، ادونائی(چھوٹا حرف علت) اور ادونائی(لمباحرفِ علت) " بائبل کی ہیسٹینگز لغت، "خدا" ، والیم3، صفحہ137)۔

"عبرانی ادونائی اسرائیل کے خداکو خارجی طور پر ظاہر کرتاہے۔ اِس کی پُرانے عہد نامے میں 450مرتبہ تصدیق کی گئی ہے۔۔ادونائی انسانی مخلوقات سے مخاطب ہے(پیدائش44: 7، گنتی32 : 25، 2سلاطین2 : 19 (وغیرہ) ۔ ہمیں قبول کرناہے کہ لفظ ادونائی نے اپنی خاص شکل کو اِس کاادون کو بے دینی سے استعمال کرتے ہوئے فرق سے حاصل کیا(مثال کے طور پر ادونی) ۔وجہ کہ کیوں (خداکو مخاطب کیا گیاہے) ادونائی کے طور پر،(لمبے حرفِ علت کے ساتھ) عام ادون، ادونی، یاادونائی کی بجائے،(مختصر حرفِ علت کے ساتھ) یہوواہ سے امتیاز کرتے ہوئے دوسرے خداؤں اور انسانی آقاؤں سے استعمال کیا گیا" (ڈکشنری آف ڈائیٹیز اینڈ ڈیمنز اِن دی بائبل، صفحہ 531) ۔

ادونائی(خداوند خدا) کی لمبائی پر ہو سکتاہے مسیحا کے متعلق کھوج کے چھوٹے سے نشان سے کلام کو مقدس ہونے کے طور پر غور کیا ہو" (پرانے عہد نامے کی الہیاتی لغت،" ادون" صفحہ63اور۔

الہیاتی نئے عہد نامے کی لغت100III، این۔ٹ109)۔

' میرے خدا' میں ادونی' کی شکل کو کبھی پُرانے عہد نامے میں الہی حوالے کے ساتھ استعمال نہییں کیا گیاہے۔۔۔عام طور پر قبول کی گئی حقیقت یہ ہے کہ مسیحائی اشارہ(ادونائی) انسانی حوالے(ادونی) الہی حوالہ جات سے امتیاز کرتے ہیں۔(ویگگرام، پُرانے عہد نامے کایونانی اور کُلدانی کا ایک انگریزی مین ، صفحہ22)۔ ہر برٹ بیٹےمان،" زبور110: 1اور نیاعہد نامہ،" ببیلیو تھیکرا اسکرا، اکتوبر، 1992، صفحہ438)۔

پروفیسر لیری ہرٹاڈو، ایڈنبر ویونیورسٹی سے، مسیحیت پر جدید معیاری مصنف:" یہاں کوئی سوال نہیں لیکن اصطلاحات ادونائی اور ادونی کاکام مختلف ہے: لفظ یہوواہ سے بچنے کا ایک مودبانہ طریقہ اور دوسرے اِسے غیر الہی اشکال کے لیے ویسے ہی لفظ کا استعمال کرنا۔" (خط وکتابت سے، جون24، 2000)۔

کیسے یسوع خداوند میں تبدیل ہوا

نئے عہد نامے والے یسوع کو مسیح کے طور پر، خداکے بیٹے مسیحا کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ وہ یہوواہ، اپنے باپ، اسرائیل کے خداکے نمائیندہ اور جانشین کے طور پر کام کرتاہے۔ یسوع نے الہام پر اپنی کلیسیا کو پایا کہ وہ" زندہ خداکا بیٹا، مسیحاہے(متی16 : 16) ۔ خداکے بیٹے کے طور پر وہ اوپر سے(متی 1

: 20،لوقا1 : 35،اعمال13: 33،کے جے وی نہیں،1یوحنا5 : 18) اپنی ماں کے رحم میں، پیدا کیا گیا تھا۔ اِس نے اُسے یکتا طور پر خدا کے بیٹے کے طور پر، اکلوتے، یا،" بے مثال طور پر خدا کے اکلوتے بیٹے کے طور پر تشکیل دیا،(یوحنا1 : 14،18،3 : 16،18،1یوحنا4 : 9)اور خداوند مسیحا(لوقا2 : 11) ،نہ کہ خداوند خدا۔ کیونکہ وہ پیدا ہوا تھا، وجود میں لایا گیا، وہ تعریف کے اعتبار سے ابدی نہیں ہو سکتا۔ اِسی لیے اصطلاح" ابدی بیٹا" ظاہری بیوقوفانہ اسلوبِ بیان ہے۔" ابدی" کا مطلب کہ آپ ابتدا نہیں رکھتے۔ پیدا ہونے کا مطلب کہ آپ ابتدا رکھتے ہیں۔ سب بیٹے پیدا ہوتے ہیں اور اِس طرح" خدا بیٹا" کے لیے یسوع، مسیحا کا عنوان گمراہ کرنا ہے۔ آپ ایک ہی وقت میں خدا کے بیٹے اور ابدی خدا نہیں ہو سکتے ہیں! دوسری صدی کے بعد کلیسیائی فادرز نے، غالباً جسٹن مارٹن کے ساتھ شروع کیا، اُنہوں نے خدا کے بیٹے کی تاریخ کو پہلے سے موجود تاریخ میں منتقل کرنا شروع کیا، تاہم یہ اُس کی حقیقی شناخت کا بے نور ہونا اور بگڑ جانا تھا۔ اُنہوں نے نئی انسانی تخلیق کے سربراہ، دوسرے آدم کے طور پر اُسے اُس کے معیار سے مٹا دیا۔ اِس نے اُس کی" انسانی یسوع مسیحا" کی شناخت کو تباہ کر دیا۔ بعد ازاں ابتدا نے لفظ" پیدا ہونا، یا خلق کرنا نے نئے مطلب کو ایجاد کیا۔ اُس نے یسوع کو" ابدی طور پر خلق کیا گیا کہا، بیٹا، اُس تصور کے مطلب کے بغیر جو نئے عہد نامے کے تقریباً2 قبل از مسیح کے شمار کی اصل" تخلیق" یا"پیدا ہونے" کی تردید کرتا ہے۔

یہ بنیادی نمونہ منتقل ہوا جس نے" تثلیث کے مسئلے" کو کھڑا کیا، جسے اُن اولیت نزاکت رکھنے والے فادر کے لیے درست طور پر تجدید کا نظریہ رکھنے والوں سے سُراغ لگایا گیا، جنہوں نے وسطی لفظی نمونے کو استعمال کیا، اور تاریخی یسوع، مسیحائی خدا کے بیٹے کے کام کو شروع کیا، پچھے تاریخ میں دُنیاوی اوقات میں۔ اُنہوں نے غیر مادی بیٹے کو پیدا کیا جس نے مسیحائی بیٹے / بادشاہ کو بائبل میں بیان کئے گئے مسیحائی بیٹے کے طور پر تبدیل کر دیا جس کا وجود اب بھی مستقبل میں تھا جب اُس نے دواد سے بنائے گئے عہد کے وسیلے وعدہ کئے گئے بادشاہ کے طور پر پیشن گوئی کی تھی(2 سیموئیل7: 14،" وہ میری(خدا کا بیٹا) ہو گا۔ عبرانیوں 1 : 1۔2 بیانیہ طور پر کہتی ہے کہ خدا نے پُرانے عہد نامے کے اوقات میں بیٹے کے ذریعے بات نہیں کی۔ یہ کہ کیونکہ یہاں ابھی خدا کے مسیحائی بیٹے کے طور پر کوئی نہیں تھا۔

پروفیسر لوفس نے بائبلی میسیحیت کے ابتدائی بگاڑ کو بیان کیا:

" دلائل سے ثابت کرنے والوں (کلیسیائی فادرز، جیسے کہ جسٹن مارٹر، 2 صدی کے وسط میں) نے ظاہر کی گئی تعلیم (حکیمانہ طور پر) میں مسیحت بگاڑ / گُمراہی کے لیے بنیاد ڈالی۔ نوعی حثیت سے، اُن کے مسیحی پن نے بعد میں کی گئی ترقی کو متاثر کیا۔ خدا کے بیٹے کے تصور کو پہلے سے موجود مسیح میں منتقل کر دیا، وہ چوتھی صدی میں مسیحائی مسئلے کا سبب بنے۔ وہ مسیحا پن کی سوچ کے محکمادارانہ نقطے میں تاریخی مسیح میں منتقل ہونے اور پہلے سے وجود معاملے کا سبب بنا۔ تاہم اُنہوں نے یسوع کی تاریخی زندگی سے اپنی توجہ کو منتقل کیا، اِسے اِس سایہ میں رکھتے ہوئے اور مجسم ہونے کی حمایت کی (مثال کے طور پر، پہلے سے موجود بیٹے کے لیے) اُنہوں نے مسیحا پن کو کائنات کے ساتھ جوڑا اور اِسے قدیم ہونے کے ساتھ نہ جوڑ سکے۔ علامتی تعلیم رسم و رواج کی بجائے مسیحا پن سے" بڑی" نہیں ہے۔ یہ مسیح کی خالص دادرسی کے پیچھے اِسے حقیقت میں قید کرتا ہے۔ اُن کی تعلیم کے مطابق یہ مزید خدا نہیں ہے جو اپنے آپ کو مسیح میں آشکارہ کرتا ہے، لیکن علامتیں، خدا ادنیٰ خدا، اور خدا جو خدا کے طور پر عظیم خدا کا ماتحت ہے (کم رُتبہ یا ادنیٰ)۔

" اضافہ کرتے ہوئے، کفایت شعارانہ تثلیثی نظریات کے دباو کو غیر مادی ایک سے زیادہ الٰہی تکڑی کے تصورات کو دلائل سے ثابت کرنے والوں کے لیے سُراغ بن سکتا ہے" (فرایڈریچ لوفس، لیٹفیڈم زم سٹڈیم ڈیس ڈو گمینگیس چیٹی (قاعدہ کی تاریخ کے مطالعہ کے لیے دستور لعمل)، 1890، حصہ اول، باب ۲، سیکشن18 : " میسیحیت آشکارہ کے گئے فلسفے کے طور پر۔ یونانی دلائل پیش کرنے والے،" نیمیر ورلاگ، 1951، صفحہ 97، ٹرانسلیشن مائن)۔

وہ جو بائبلی یسوع، خدا کے بیٹے کی شناخت کا تازہ دم کرنے کے لیے نذر کرتے ہیں، وہ ہمارے دور کے راہنما دانستہ ماہرِ الہیات کے دل موہ لینے والے الفاظ سے دل جیت سکتے ہیں۔ وہ" خدا کے بیٹے" کے فیصلہ کُن عنوان کے بائبلی مطلب کو واپس کرتا ہے، اِسے ہزار سالہ گُم نامی کے بچاتے ہوئے کیونکہ اِس نے افلاطونی ذہن کے کلیسیائی فادرز اور ماہرِ الہیات سے تکلیف برداشت کی۔

اختتامی نوٹس

1 بُلٹمین، مثال کے طور پر، فلسفی اور الہیاتی مضامین میں، صفحہ 276، دعویٰ کرتا ہے کہ یوحنا20: 28 ہی صرف نئے عہد نامے کے عنوان" خدا" کے یسوع کے لیے لاگو ہونے میں قابلِ اعتبار نمونہ ہے۔ زیادہ تر متفق ہونگے کہ عبرانیوں 1 : 8 ایک دوسرا واضح نمونہ ہے۔ نیو امریکن بائبل کے محتاط ترجے پر غور کیجیے:" اے خدا تیرا تخت ابد الآباد ہے"(زبور45 : 6) بائبل کے خدا کا واحد شخصیت کے اسم" میں"،"تُم"" وہ" وغیرہ سے ہزاروں مرتبہ تجویز کیا گیا ہے۔ واحد شخصی اسم ایک شخص کو بیان کرتے ہیں، نہ کہ تین کو۔ قریباً400،4 مرتبہ لفظ" خدا" کا بایبل میں رونما ہونا اُن میں سے کوئی بھی اِس مطلب کو نہیں دکھا سکتا کہ،" خدا تین اشخاص میں وجود رکھتا ہے۔" اِس حقیقت کو کُھلے ذہن سے قائل کرنا چاہیے کہ بائبل خدا کو تثلیث کے طور پر کبھی پیش نہیں کرتی۔ تثلیثی خدا کلام کے اجنبی ہے۔

2 جُملہ " بیٹے کی ابدی نسل" جو کہ راسخ الاعتقاد تثلیث کا مرکز ہے، مطلب نہ رکھتے ہوئے، اب وجود میں لانے کے لیے ذرایع پیدا کرنا، جبکہ ہمیشگی وقت سے باہر رونما ہوتی ہے۔ سی پی۔ ڈاکٹر آدم کلارک کا احتجاج: " میرا یقین ہے مُجھے ایسا کہنے کی اجازت ہو گی، بڑی عزت کے ساتھ اُن کے لیے جو مُجھ سے مختلف ہیں، یہ کہ مسیح کے ابدہ بیٹے پن کی تعلیم، میری رائے میں، کلامِ مقدس کے مخالف اور بہت خطرناک ہے۔۔۔۔ یہ کہنا کہ وہ ہمیشہ کے ماضی میں پیدا ہوا تھا، میری رائے میں، نامعقول ہے، اور فقرہ' ابدی بیٹا' مثبت خود تردید ہے۔"ہیشگی" وہ ہے جس ابتدا نہیں رکھتی، ناہی وقت کے کسی حوالے میں کھڑی ہوتی ہے۔' بیٹا' وقت، نسل، اور باپ کو قیاس کرتا ہے، اور وقت بھی قبل آنے والی نسل ہے۔ اِس لیے ان دو اصطلاحات' بیٹے' اور'ہیشگی' کا ربط بالکل ناممکن ہے، جیسے وہ سادہ طرح بنیادی طور پر فرق اور مخالف خیالات ہیں"(لوقا1 : 35 پرے تبصرہ) ۔ ڈاکٹر، جے۔ او۔ بیسویل لکھتا ہے،" ہم اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ بائبل باپ اور بیٹے کے درمیان ابدی تعلق کے طور پر' پیدا ہونے" کے بارے کہنے کے لیے کچھ نہیں رکھتی(مسیحی مذہب کی دانستہ الہیات، زونڈرروان، 1962، صفحہ 111)۔

3 میں مندرجہ ذیل شائق مشاہدے کے لیے ایف ایف بروس کا احسان مند ہوں:

"لوگ جو سولا سکرپڑا کے لیے ثابت قدم رہتے ہیں(جیسے وہ یقین رکھتے ہیں) اکثر سولا سکرپپڑا کی روایتی تشریح کے لیے ثابت قدم رہتے ہیں۔ مبشرانِ انجیل پروٹیسٹینٹس روایت کے جتنا زیادہ ممکن ہے خادم بن سکتے ہیں جتنے رومن کیتھولک اور یونانی آرتھوڈکس مسیحی ہیں، صرف وہ یہ نہیں سمجھتے کہ یہ' روایت' ہے(خط وکتابت سے) ۔

4۔ اِس طرح یہودیوں نے عبرانی اسلوبِ بیان کو حوالے کر دیا جب اُنہوں نے اپنے کلام کا یونانی میں ترجمہ کیا۔

5 سی پی۔ کوٹزچ کا مشاہدہ: " میکاہ5 : 2 میں حوالہ اجنبی رسم ہے۔۔۔ استثنا32 : 7 دکھاتی ہے کہ اِس کا" قدیم ایام" مطلب ہے(ناکہ،' ہیشگی کے ایام)،' جیسے اگر جو کہا گیا وہ مسیحا کا پہلے سے ابدی وجود تھا)"(بائبل کی ہیسٹنگ لغت، اضافی والیم۔ صفحہ 696)۔ منبر کا تبصرہ(میکا، صفحہ 82) مشاہدہ کرتا ہے کہ" ابدی نسل، انسانی طور ہر بولنا، ایک الہیاتی کہانی ہے، ایک فلسفی لغویت۔"

6۔ زیادہ تر الیہایاتی نظاموں کی کمزوری مکاشفہ میں یسوع سے منسوب کئے گئے بیانات میں آقا کے ہر لفظ کو دیکھنا ناپسندیدگی ہے۔ جب مکاشفہ کی مسیحیت کو ایک جانب رکھا گیا، کتاب(1 : 1) میں یسوع کے دعویٰ ملامت انگیز اور مسیحی نتائج کو مسخ کرنے والے ہیں۔

7"اِسے نوٹ کیا جانا چاہیے کہ یوحنا اُتنا ہی انحراف نہ کرنے والا گواہ ہے جتنا نئے عہد نامے میں یہودیت کے بنیادی، واحدانیت کے عقیدے کے لیے ہے(سی پی۔ رومیوں 3 :30، یعقوب 2 : 19) ۔ یہاں ایک، سچا اور برحق خدا ہے(یوحنا 5 : 44، 17 : 3)" (جے۔ اے۔ ٹی۔ روبنسن، نئے عہد نامے کی باراہ مزید سٹڈیز، سی سی م پریس، 1984، صفحہ 175)۔ یسوع باپ کی طرف حوالہ ہے جیسے " خدائ واحد " (یوحنا 17 : 3)۔ ایسے بیانات کو تمام دلائل کو ختم کرنا چاہیے۔ صرف باپ برحق خدہے۔

8 بصورتِ دیگر یسوع کا " آسمان پر جانا" ہو سکتا ہے اُس کے الٰہی بھیدوں کی طرف اشارہ ہو(سی پی۔ امثال 30: 3، 4)۔

9 یہ یہودی سوچ کے لیے نمونہ ہے کہ جو مستقبل کے لیے وعدہ کیا گیا ہو سکتا ہے پہلے ہی خدا کے منصوبے میں وجود رکھتا ہو۔ تاہم یوحا 17 : 5 میں یسوع پہلے ہی سے باپ کے ساتھ " جلا" کو رکھتا تھا۔ جلال اُس کا وعدہ کیا ہوا اجر تھا۔ مسیحی اِسی طرح پہلے ہی آسمان میں جمع شُدہ اجر کو" رکھتے " ہیں۔ یہ اجر باپ کے " ساتھ " ہے۔ متی۔ 6 : 1، سی پی، یوحنا 17 : 5 : " جلال جو میں جو میں دُنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا") چند یہودی تحریروں میں کو پہلے سے موجود متوقع مسیحا کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے، لیکن دوسری واجب التظیم چیزوں اور اشخاص کے ساتھ، جیسے کہ خیمے، شریعت، یروشلم کا شہر، خود قانون دینے والا موسیٰ، اسرائیل کے لوگ" (او ٹلی، مجسم ہونے کی تعلیم، صفحہ 59)۔

10 جی۔ بی۔ کیرڈ کا موازنہ، نئے عہد نامے میں مسیح کی تعلیم کی ترقی، صفحہ 79:" یہودیوں کا صرف قبل از وقوع مجسم ہونے پر یقین تھا، حکمت مجسم ہونا تھا ، خواہ الٰہی صفت یا الٰہی مقصد، لیکن کبھی ایک شخص نہیں۔ نہ چوتھی انجیل نہ ہی عبرانیوں نے کبھی ابدی کلام یا خدا کی حکمت کے لیے اِن اصطلاحات میں بات کی جو ہمیں زبردستی اِسے ایک شخص کے طور عزت دینے کے لیے مجبور کرتا ہے۔ "

11 ایچ ایچ۔ وینڈٹ، ڈی۔ ڈی، یوحنا 8 : 58 پر رائے دیتے ہوئے کہتا ہے" یسوع کی زمینی زندگی ابراہام کے وقت سے پہلے خداوند سے پہلے سے احاطہ کی ہوئی اور دیکھی ہوئی تھی"(یسوع کی تعلیم، ایم۔ 11، صفحہ 176)۔

12 ایڈون فریڈ جے ٹی ایس، 33، 1982 میں، صفحہ 163: " یوحنا 8 : 24 میں' ایگوایمی' کو یسوع کے مسیحا پن کے حوالہ کے طور پر سمجھا گیا۔۔۔' اگر آپ تُم ایمان نہ لاو کہ میں ہی وہی ہوں تو تُم اپنی گناہوں میں مروگے۔"

13 نوٹ 10 کو دیکھیے۔

14 جیمس ڈن کا موازنہ، مسیحیت ترکیب میں، صفحہ 243، یوحنا 1: 1۔ 14 پر بحث:" نتیجہ کو جو ہمارے تجزیہ سے اُبھرتا ہوا دکھائی دیتا ہے یہ کہ ایسا صرف 14 آیت کے ساتھ ہے جسکی ہم شخصی علامت کے طور پر بات کرنا شروع کر سکتے ہیں۔۔۔ نقطہ اِس حقیقت سے غیر واضح ہے کہ ہمیں مذکر نشان کو' وہ' کے طور پر ترجمہ کرنا چاہیے۔۔۔ لیکن اگر ہم اِس کی بجائےخ" خدا کے اظہار" کے طور پر نشان کا ترجمہ کرتے ہیں، یہ واضح ہو جائے گا کہ شعر نے 1۔ 13 آیات میں ضروری طور پر نشانات کا ارادہ نہیں کیا شخصی الٰہی مخلوق کے طور پر سوچنے کے لیے۔"

15 اُسے مناسب طور پر، بپتسمہ یافتہ، مکمل طور پر آگاہ، اور کلام کی سچائی کے مطابق چُستت قیاس کرنا۔ مطالعہ کرنے والوں کو اِن ہم عصر خیالات سے آگاہ ہونا چاہیے جو بائبلی تعریف کے لیے شاید مسیحی بننے کے مشابہ نہیں ہے۔ متی 7 : 21 نئے عہد نامے کی زیادہ تر بے آرام خبرداری مہیا کرتا ہے۔ 16 والیم، 1 ، صفحہ 194۔

17 خاص طور پر سی۔ ایچ۔ ٹالبرٹ کو دیکھیے،" فلپیوں 2 : 6۔ 11 میں پیش از وقوع مسئلہ " جے بی ایل 86 (1967) ، صفحات۔ 141۔ 52۔ جی۔ ہاروڈ،" فلپیوں 2: 6۔ 11 اور انسانی مسیح بھی،" سی بی قیو 40(1978)، صفحات 368۔ 87۔

18 مقدس پال کی روشنی میں نئے عہد نامے کی تعلیم، صفحات۔ 66، 65۔

19 کُلسیوں 1:17 پر، بہت سے ترجمہ کرنے والے این اے ایس بی کی نسبت کم محتاط ہیں جو عقلمندی سے الجاو کے حاشیے سے خارج کیا جاتا ہے کہ یسوع " تمام چیزوں کے بعد وجود رکھتا ہے۔ پولس کے ساتھ، یہ کہنا کافی ہے کہ وہ سب چیزوں سے " پہلے " ہے، مطلب کہ وہ خلق کی گئی دُنیا میں اعلیٰ ہے، یہ نہیں کہ وہ تخلیق، یا ہمیشہ سے وجود رکھنے کے وقت لغوی طور پر پہلا ہے۔ یوحا 1 : 15، 30 میں اِسی جوش وجذبے کو اُن ترجمہ کرنے والوں سے دکھایا گیا ہے جو ہمیں دیکھنے کی اجازت نہیں دیتے کہ آیت کو بہی اچھی طرح پیش کیا جائے: " وہ جو میرے بعد آتا ہے وہ میرے سامنے حالت سنبھال چُکا ہے، کیونکہ وہ مُجھ پر زیادہ فوقیت رکھتا تھا" (اینکر بائبل سیریز میں ریمینڈ براون اور ویسٹ کوٹ کی جانب سے تبصروں کو دیکھیے۔ جنیوا بائبل (1602) کے پیش کرنے کو بھی: " وہ مُجھ سے بہتر تھا")۔ این آئی وی گمراہ کر رہی ہے جب یہ یسوع کے باپ کے پاس" لوٹنے " یا" واپس جانے " کے کو بیان کرتی ہے۔ وہ" جا رہا" یا "اُٹھایا" کا رہا تھا (دیکھیے یوحنا 3:13، 16: 28، 20:17)۔

20 نیا عہد نامہ پیدائش 1:1، اعمال 7 : 50، 14: 15، 17 :24، مکاشفہ 4 : 11، 10 : 6، 14 : 7، مرقس 10: 6، 13 : 19 میں خدا باپ کے تخلیق کار ہونے کے بارے بالکل واضح ہے۔ عبرانیوں 1 : 1 ۔2 عبرانی بائبل کے خدا کو یسوع کے باپ کے طور پر بیان کرتی ہے اور کسی بھی امکان کو خارج کرتی ہے کہ " خدا" کا مطلب تثلیثی خدا ہو سکتا تھا۔ موری ہیری، یسوع خدا کے طور پر کو بھی دیکھیے (بیکر، 1992)، صفحہ 47" عبرانیوں کے مصنف کے لیے (جیسے تمام نئے عہد نامے کے لکھاریوں کے لیے، ایک صلاح دے سکتا ہے) ہمارے اباواجداد کا خدا، یہواہ، ہمارے خداوند یسع مسیح کا باپ اور خدا کے علاوہ کچھ نہیں تھا' (اعمال 2 :30، 33، 3 : 13، 18، 25، 26)۔۔۔ یہ پُرانے عہد نامے میں تثلیث کی طرف حوالہ پیش کرنے کے لیے اِلوہیم یا یہواہ کے لیے غیر موزوں ہو گا جب نئے عہد نامے میں تصوف کا عقیدہ رکھنے والے اکیلے باپ کا حوالہ پیش کرتے ہیں اور ظاہری طور پر تثلیث کا کبھی نہیں کرتے ۔" صفحہ 273 پر ہیریز قبول کرتا ہے کہ " خدا" دونوں اکٹھے باپ اور بیٹے کا حوالہ پیش نہیں کرتا۔

21 تھامس ہیوٹ کی جانب سے عبرانیوں پر ٹینڈل کے تبصرے کا موازنہ (1960)، صفحہ 56:" ترجمہ اِسی لیے ہے،' اور جب وہ پہلوٹھے کو دُنیا میں دوبارہ لاتا ہے۔"

22 متی 19 : 28، لوقا 22 : 28۔30 اور مکاشفہ 2 : 26، 3 : 21 اور 5 : 10 کو بھی دیکھیے، جس میں دوسری بہت سی عبارات زمین پر مسیحائی بادشاہت کی قائم ہونے کو بھانپتی ہیں جب یسوع واپس آتا ہے۔

23 مزید معلومات کے لیے کہ کیسے عبرانیوں کے مصنف عبرانیوں 1 : 10 میں زبور 102 کو استعمال کرتا ہے، دیکھیے ایف۔ ایف۔ پروس، عبرانیوں کے نام خط، صفحات 21 ۔23۔

24 عبرانی لفظ" خدا" (ادونی، میرے خدا) ، اِس کے 195 دفعہ رونما ہونے میں، خدائی عنوان نہیں ہے۔ خداوند خدا فرق دیکھنے سے، ادونائی 449 مرتبہ ہے۔ یہ تنقیدی عبارت ثابت کرتی ہے کہ بائبل کے کسی مصنف نے نہیں سوچا کہ مسیحا خود خدا تھا۔ اپینڈکس کو دیکھیے۔

25 یوحنا 20: 28 یسوع کو" میرے خدا اور میرے خداوند" سے مخاطب کرتے ہوئے بیان کرتی ہے۔ دونوں عنوانات پُرانے عہد نامے میں مسیحا سے منسوب ہیں (زبور 45 : 6، 11، 1:110) یوحنا کا سارا مقصد یسوع کو مسیحا کے طور پر پیش کرنا ہے (یوحنا 20: 31) ۔ لیکن یہاں توما کے الفاظ میں خاص معنی ہے۔ یوحنا 14 : 7 میں یسوع نے توما سے کہا: " اگر تُم نے مُجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ اب اُسے جانتے اور دیکھ لیا ہے۔" آخر کار، جی اُٹھنے کے بعد، توما دیکھتا ہے کہ خدا بلاشُبہ مسیح میں ہے اور یہ دیکھنے کے لیے کہ مسیح جو خدا کی شناخت کرنا تھی جس نے اُسے اختیار بخشا تھا۔ یوحنا 20 : 28 یسوع کی توما اور فلپ کے ساتھ ابتدائی گفتگو کا نتیجہ ہے (یوحنا 14 : 4۔11)

26 یسوع نے کبھی انکار نہیں کیا کہ نبوت کی الہی حکومت اُس سے ایک دن مسیحا کے طور پر قائم کی جائے گی۔ آنے والی مسیحا کی بادشاہت کی سچائی کے الہیاتی طور پر کھو جانے میں یسوع کے ساتھی حکمران اور وفادار کلیسیا کا کھو جانا بھی شامل ہے۔ تاہم مسیحیت کے بیرونی حالت ناپید ہوتی ہے۔

27 سلیمان کے زبوروں میں پایا گیا جیسے پُرانے عہد نامے میں، زبور 2 وغیرہ۔

28 یہودیت اور مسیحیت پر جمع شُدہ مضامین میں، یہودیوں کا بُلایا جانا۔

29 نئے عہد نامے کے خطوط کا جے۔ ڈبلیو، سی، ویند، ڈی۔ ڈی کی جانب سے تشریح کیا جانا۔

30 جیسے کہ زمانے کے اختتام پر واقعیات کے رونما ہونے کے ساتھ تعلق رکھنا۔

31 اِسی طرح جیسے خدا کی مسیحی تعلیمات اور انسان اور نجات شیطا کے وجود کے بغیر شدید طور پر غیر مستحکم ہیں" (میکائیل گرین، میں شیطان کے زوال پذیز ہونے پر یقین رکھتا ہوں، ایرڈمینز، 1981، صفحہ 20)۔

Scripture Index

Genesis

1:26 18,23,25,29

3:5 20

3:15 7, 8, 25

6:2, 4 10

49:10 8

Exodus

3:14 16

4:22 10

Numbers

24:17–19 8

Deuteronomy

6:4 4, 13

18:15–18 7,10,13,25

Psalms

2:6–8 9–11,15,25

8:5, 6 18, 23, 25

22 25

29:1 10

33:6–12 17

45:7 8, 26

80:17 11

82:6 12, 15, 24

89:6 10

89:19, 20, 27 23, 25

102:25 24

110:1, 2 11, 20, 25

Proverbs

8:22, 30 16

Judges

6:8 13

2 Samuel

7:13–16 9, 25

Job

1:6 10

2:1 10

38:7 10

Daniel

2:44 25

3:25 10

7:13, 14 11, 25

Micah

5:2 7, 8

6:4 13

7:20 8

Malachi

2:10 4

Matthew

1:1 10

Isaiah

7:14 9, 25

9:6 7, 8

11:1 7

22:21 8

43:10 4

46:9 4

51:16 24

53 25

55:11 17

65:17 24

Luke (cont.)

11:49 16

22:28–30 26, 28

24:27 14

John

1:1, 3 16, 17

1:6 13

1:12 10

1:14 16–18, 26

1:18 18

1:41, 45, 49 10

3:2, 13 13, 14

3:34 18

4:24 3

1:18, 23 6, 9
2:6, 15 6, 7
4:8–10 20
8:11 16
13:19 17
16:16, 17 9, 33
19:28 26, 28
22:42–45 11
25:31 24, 28

Mark
12:29–34 4, 12
14:61, 62 9, 11

Luke
1:35 10,22,25,33
3:38 10,17,20,22
4:43 27

4:26 16
5:44 4,11–13,15,16,18,26
6:14 13
6:27 11
6:50, 51 13
6:62 14
8:56–58 15
10:24, 25 13
10:29–38 12
10:34–36 13,15,17,18
11:24 15
14:9 26
17:3 4,11–16,18,26,33
17:5 15
17:11, 22, 36 12
17:18 13
17:22, 24 15
20:31 9,11,13,26

Acts
2:3 33
2:36 20
3:20, 21 25, 26
3:22, 26 7
7:37 7
8:12 27

Ephesians (cont.)
3:19 19
4:6 19, 23

Philippians
2:5–11 19–21

28:23, 31 7, 27

Romans
1:4 10, 20, 25
15:18 27

1 Corinthians
6:2 26
8:6 3, 19, 23
11:7 21
15:45 20, 22

2 Corinthians
5:19 18, 19
8:9 21
10:1 21
11:4 3,27,33

Galatians
2:20 19
3:16 7
6:6 17

Ephesians
1:3 4
1:23 19

Colossians
1:13-18 22, 23
1:15 32
1:19 18
2:9 18, 21

1 Timothy
2:5 4,20,23,33

2 Timothy
2:12 26

Hebrews
1:1-3 17, 32
1:2, 6-8 8,24,26
1:10 24
2:5 24
2:7 26
2:10 19
4:4, 10, 15 24
7:25 33
8:1 23, 26

James
1:17 13

1 Peter

1:20 15, 16

2 Peter

1:4 19

1 John

2:22 29

4:2 17

2 John

7 17

Revelation

1:1 29

2:26, 27 9,26,29

3:12 4

3:14 23

3:21 26, 29

5:10 29

13:8 15, 16

20:4 26

22:16 29